CC-0 Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

اِحساس کے گھاؤ

رضیہ تبسم، ایم۔اے
م۔م صدیق

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

احساس کے گھاؤ

یہ افسانوی مجموعہ محترمہ رضیہ تبسم، ایم۔ اے اور جناب م۔ م صدیق کی مشترکہ کوششوں کا ایک دلچسپ ادبی کارنامہ ہے۔ "احساس کے گھاؤ" کے ہر دو مصنفین جوان سال اور جواں فکر ہیں۔ میں نے اُن کے اس افسانوی مجموعہ کو نہایت انہماک کے ساتھ پڑھا ہے اور میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ اس افسانوی مجموعہ کا ہر افسانہ نہ صرف دلچسپ ہے، بلکہ یہ ہر افسانہ پڑھنے والوں کے دل پر اپنا کوئی نہ کوئی نقش چھوڑ جائے گا۔ مجھے اُمید ہے کہ اس افسانوی مجموعہ کو ادب دوست احباب بہت پسند فرمائیں گے اور یہ ادبی حلقوں میں مقبول ہو۔ میری خداوند تعالیٰ سے یہی دُعا ہے۔!

کشن سہیلپوری

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

ہم ان تمام حضرات کا تہہ دل سے شکریہ
ادا کرتے ہیں جنہوں نے اس مجموعہ کو منظر عام پر لانے
میں ہماری ہمت افزائی کی، اپنے زرین مشوروں سے
نوازا ــــ!

خاص کر ہم کشمیری زبان کے شاعر منیر احمد منیر
نوجوان افسانہ نگار شمس الدین تسمیم، جوان سال مصور
معراج الدین فراش اور ابھرتے قلم کار طاہر رحمان کے
احسان مند ہیں، جن کے بھرپور تعاون سے "احساس کے گھاؤ"
آج آپ کے سامنے ہے ــــ!

ــــ رضیہ تبسم
ــــ م، م صدیقی

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

نقشِ اوّل

آٹھ سال قبل میں نے ایک خواب دیکھا تھا — خواب، خواب ہی رہتے ہیں، حقیقت کے جامے نہیں اوڑھتے۔ اکثر خواب ایسے ہوتے ہیں — جن کے اثرات ذہنی دریچے پھلانگ کر زائل ہو جاتے ہیں اور کچھ ایسے بھی ہوتے ہیں جن کے نقوش ذہنی دیواروں پر تا عمر رہتے ہیں —

بات میرے آٹھ سالہ پہلے کے خواب کی ہو رہی تھی — وہ خواب آج "احساس کے گھاؤ" کی شکل میں آپ کے سامنے ہے۔ خواب اگر رنگین ہوں تو مزا ہی کچھ اور رہے میرا خواب تو بلیک اینڈ وائٹ تھا — لیکن محترمہ رضیہ تبسم نے اپنی تخلیقات سے اسے رنگین بنا ڈالا —!

محترمہ موصوفہ کی ادب دوستی اور خلوص نے مجھے اپنی اس ریجھی خواہش کو ان کے سامنے رکھنے پر اکسایا انہوں نے میرے خواب کو حقیقت کے جامے اوڑھنے میں اپنا تعاون دینے کا یقین دلایا —!

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

وادیٔ گلپوش میں یہ اپنی نوعیت کا پہلا تجربہ ہے
جب دو متضاد صنف کے ذہن اس پر عمل کر رہے ہیں۔!
محترمہ رضیہ تبسم کی رضامندی حاصل کرنے کے بعد
میں نے اپنے کئی دوستوں کے سامنے اس خواب کے پتے
بکھیرے، اُن کا چونک پڑنا ایک قدرتی فعل تھا۔ ظاہر ہے
کہ ہمدرد خوش ہوئے ۔!

مجھے اس بات کا بھی بخوبی احساس ہے کہ اس نئے
تجربے کو گندی ذہنیت کے اشخاص غلط رنگ میں پیش
کریں گے۔ کیونکہ وادی میں ایسے اشخاص کی کمی نہیں ۔
لیکن اس کے ساتھ ساتھ مجھے یہ بھی یقین ہے کہ باشعور اور
ادب نواز اس نئے تجربے کی سراہنا کئے بغیر نہ رہیں گے۔

ہاں، جب "احساس کے گھاؤ" کا پیش لفظ
لکھانے کا مسئلہ سامنے آیا تو میں تذبذب میں پڑ گیا۔ دوستوں
نے کسی کہنہ مشق قلم کار سے رجوع کرنے کو کہا ۔ میری
نگاہوں کے سامنے کئی چہرے اُبھرے ۔ پُر پل میں ہی ڈھے!
میں نے سوچا ۔ "آفتاب برانڈا دیب" کے لئے
اُن تک پہونچنا مونٹ ایورسٹ کی چوٹی سر کرنے والی بات
ہے ۔ میں چوٹی تک پہونچ نہیں سکتا تھا اور وہ زمین پر

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

آنہیں سکتے تھے۔!

"آفتاب برانڈ ادیب" کا ذکر میں اس لئے لے بیٹھا کہ ہمارے "کہنہ مشق قلم کار" ہمیں پاس پھٹکنے نہیں دیتے! اُن کے نزدیک اخباروں کے قلمی معاون ادیب نہیں ہوتے! قلم کار تو وہ ہے جو اپنی تخلیقات کو نوٹوں کی شکل میں ڈھالے۔ سکوں کی جھنکار پر ترنم سے گا سکے۔ یہ میرا خیال نہیں، اُن کہنہ مشق قلم کاروں کا، نعرہ ہے۔ جو اس پر عمل کرتے ہیں اور کرتے رہیں گے۔!

مجھے فخر ہے۔ میں "آفتاب برانڈ" ہوں۔ میری ادبی زندگی کا آغاز "آفتاب" سے ہوا، انجام خدا جانے۔!!!

م، م صدیق

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

اپنی بات

ادبی دنیا میں یہ میرا پہلا قدم ہے۔ مجھے احساس ہے کہ میری کہانیوں میں خامیاں بھی ہوں گی۔ لیکن یہ تو ابتدا ہے۔ پلاٹ بندی اور تکنیکی لحاظ سے میری کہانیاں بہت پیچھے ہوں گی، کردار نگاری اور منظر کشی مُوثر ڈھنگ سے نہ ہو سکی ہو گی۔ یہ میں جانتی ہوں۔ لیکن ساتھ ساتھ یہ بھی اُمید رکھتی ہوں کہ قارئین حضرات میری مختصر ادبی زندگی کو مدِ نظر رکھتے ہوئے، مجھے اپنے زرین خیالات سے نوازیں گے، تاکہ میں آئندہ اپنی تخلیقات کو اُن خامیوں سے دُور رکھ سکوں۔!

یہ کوئی اچھنبا نہیں۔ جو آپ میری کہانیاں "احساس کے گھاؤ" میں دیکھ رہے ہیں۔ در اصل اِس کا سہرا جناب م، م صدّیق کے سر ہے، جن کی ادب دوستی اور نیک نیتی کی میں حد درجہ قائل ہوں۔ ملنساری اور ادب دوستی کو وادیٔ کشمیر میں ہمیشہ سے غلط رنگ میں پیش کیا گیا۔ ممکن ہے یہ مجموعہ منظرِ عام پر آتے ہی ہم بھی اس کے شکار ہو جائیں۔ لیکن سچائی آخر کو سچائی ہے، صدیوں پردے چاک کر کے عیاں ہو جاتی ہے۔!

میں یہ بتانا بھول ہی گئی کہ میں نے کئی کہانیاں "رابعہ دلشاد" کے نام سے بھی لکھی ہیں جو کہ روزنامہ "آفتاب" میں وقتاً فوقتاً چھپتی رہی

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

ہیں۔ ان میں سے چند ایک زیرِ نظر مجموعہ میں شامل ہیں۔ اصل نام سے تو
میں صرف چند کہانیاں اب تک لکھ چکی ہوں ۔ !

میں کوئی ادیبہ نہیں ۔ جب بھی فرصت کے چند لمحے نصیب ہو
ہیں تو بس کورے کاغذ کالے کر لیتی ہوں ۔ !

(ضمیر تبسم ایم اے)

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

پُلِ صراط کے راہی

میری بند مٹھی میں دبا ہوا دو روپے کا کٹا پھٹا نوٹ مجھے اپنے گھر کے اُس چولہے کی یاد دلا رہا ہے جو کئی روز سے آگ کے شعلوں کو ترس رہا ہے، اُس گرمی کی بھوک ہے جو اسے کبھی کبھار ہی ملتی ہے۔

یہ کٹا پھٹا نوٹ، جس کی اس بیسویں صدی میں کوئی قیمت ہی نہیں، سیر بھر چاول کے دانے بھی پورے نہیں ملتے۔ ایک انسان ایک وقت پیٹ کی آگ بھی پوری طرح بجھا نہیں سکتا۔ لیکن میرے نزدیک یہ نوٹ دنیا بھر کی دولت سے بھی کہیں بڑھ کر ہے۔ کیونکہ میں نے اسے اپنے جسم کی گرمی کھو کر پایا ہے۔ تین انسانوں کی پیٹ کی آگ بجھانے کے لئے۔ میری شرم وحیا، چہرے کی رنگت، ہونٹوں کی سُرخی، غرض جسم کے ایک ایک عضو کی قیمت یہی کٹا پھٹا نوٹ ہی تو ہے۔!

بند مٹھی خود بخود کھل جاتی ہے۔ نوٹ پر چھپی ہوئی "باپو" کی تصویر حسرت و یاس میں ڈوبی ہوئی نظر آتی ہے۔ جیسے انہیں میرے لٹ جانے پر گہرا صدمہ ہوا

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

ہو اور پھر "باپو" کی تصویر کی جگہ ذہن کے نہاں خانوں میں مٹی مٹی نقوش والی ایک تصویر لے لیتی ہے۔

بابا ــــ یاس بھری تصویر مسکرا پڑتی ہے۔

"میں اپنی بیٹی کا بیاہ کسی شہزادے سے کروں گا۔"

اُن الفاظ کی گونج میرے کانوں میں اب بھی رس گھول رہی ہے۔! "نہیں بابا، میں آپ سے نہیں بولوں گی۔" میں مصنوعی غصّے سے بولتی ہوں

"اچھا اچھا۔ ناراض نہ ہو بیٹی ــــ"

دھن..... دھن..... دھن..... فائر کی آواز کے ساتھ ہی "باپو" کی مسکراہٹ دم توڑتی ہے۔ اپنے ہی بیٹے اس کو جان لے لیتے ہیں۔ بابا کی موت کا باعث اپنا ہی بیٹا بن جاتا ہے۔ شراب کے نشے میں وہ یہ بھول جاتا ہے کہ اُس نے بابا کا کہا نہ مان کر اُس کی جان لی ہے اور خود شراب ہی اُسے زندگی کے انجام تک پہونچاتی ہے۔ "باپو" اور بابا کے قتل میں کوئی فرق نہیں۔ ایک گولی کا شکار ہوا اور دوسرے کی جان بیٹے کے بُری عادتوں نے لی۔!

آنسوؤں کے چند قطرے نوٹ کر تر کر چکے ہیں۔ مجھے ایسا گمان گذرتا ہے ــ جیسے باپو میری حالت دیکھ کر رو پڑا ہو۔ اپنی بیٹی کو بکتے دیکھ کر بابا کی آنکھیں بھیگ چکی ہوں۔

میں آج جی بھر کے رونا چاہتی ہوں۔ یہ آنکھوں میں آنسو نہیں جنہیں اپنی بیتی زندگی کے نذر کردوں۔ وہ تو اس وقت بہہ نکلے جب میں پہلی بار بکی۔ وہ بھی صرف ایک دس روپے کے نوٹ کے عوض۔!

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

اُس لوٹ نے تب ایک اَن چھوٹی کلی کو منٹوں میں مسل کے رکھ دیا تھا
تب سے اب تک میرا دوزخی بکی۔ پہلے دس، سال بھر کے بعد قیمت پانچ
روپے تک پہونچی اور اب صرف دو روپے۔ اب تو کچھ بھی میرے پاس نہیں
چہرے کا رنگ ہی چھُٹ گیا۔ جوانی ڈھل گئی۔ اپنا وجود بھی اب پہچانا نہیں جاتا
آج کے بابو کو یہ دو روپے کا نوٹ دینا بھی گراں گذرا۔

میں اُس سے بہت کچھ کہنا چاہتی تھی۔ اپنی مجبوریوں کے متعلق، بیتی
زندگی کے بارے میں۔ میں اُسے کیسے کہتی۔ میرے خوابوں کی تعبیر یہ دو روپے
کا نوٹ نہیں۔ وہ تو کچھ اور ہی تھی۔ تابناک مستقبل، اپنا گھر اور آنگن میں
کھیلتے ہوئے ننھے منّے اور وہ خیالی شہزادہ، جس کے تصور میں، میں دن بھر کھوئی
رہتی تھی۔ اس کے چوڑے چکلے سینے پر اپنا سر رکھ کر اس کے دل کی دھڑکنیں سنتی۔
اُس کی مضبوط باہوں کی گرفت اپنے شانوں پر محسوس کرتی۔ اُن سب خوابوں
کی تعبیر یہ دو روپے کا نوٹ کیسے ہو سکتا ہے۔؟

وہ سارے خواب ٹوٹ چکے ہیں۔!

وہی بابا کا گھر ہے۔ گھر کیا جھونپڑی، تنگ و تاریک قید خانہ۔ جیسے
زندہ ہی دیوار میں چنوا دیا گیا ہو۔ ننھے منّوں کی جگہ دو چھوٹی بہنیں اور
بوڑھی ماں۔ خیالی شہزادے کی جگہ بہت سارے درندے میرے جسم کو
نوچتے ہیں۔!

میں کچھ نہ کہہ سکی۔ الفاظ ہونٹوں تک آ آ کر پگھلتے گئے۔!

سورج کی سنہری قبا لی مغرب کی پہاڑیوں میں منہ چھپانے ہی والی ہے۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

تم آؤ گی ۔ !

تم لوٹ آؤ گی ۔ یہ میں نہیں، میرے دل کی ہر دھڑکن کہتی ہے، لیکن ۔۔۔ جب تم لوٹ آؤ گی ۔ یہاں کچھ بھی نہ ہوگا ۔ سب کچھ فنا ہو چکا ہوگا ۔ میں بھلا ان نحوست بھرے بادلوں سے کیسے نکل سکتا ہوں ۔ تم یہاں ماضی کے کھنڈ کے سوا کچھ بھی نہ پاؤ گی ۔ تم چیخ چیخ کر اپنی محبت کی بھیک مانگو گی ۔ لیکن تمہاری چیخیں صدائے بازگشت بن کر تمہارا مذاق اُڑائیں گی ۔ تم مجھے پکارو گی ۔ میں نہ ہوں گا ۔ لیکن میرے پرتو ان کھنڈروں میں ضرور ہوں گے ۔ میری کہی ہو ایک ایک بات، ہتھوڑے کی ضرب بن کر تمہارے دل پر پڑے گی، تم رو دو گی تڑپو گی، سینے کے تلاطم تھمنے کا نام نہیں لیں گے ۔ اپنے آپ سے نفرت کرنے لگو گی ۔ دل و دماغ خودکشی پر اُکسائیں گے ۔ لیکن کر نہ سکو گی ۔ فقط ہی لگائی ہوئی آگ میں دھیرے دھیرے بھسم ہو جاؤ گی ۔

یقین کرو یہ میری بددعا نہیں ۔ پیشگوئی ہے جس کی صحت پر مجھے کو شک و شبہ نہیں ۔ !

روحی ۔ تم میری تھی، میری ہو اور رہو گی، جسموں کے ملاپ نہ سہی تمہیں اپنی روح سونپ چکا ہوں، دل کی اتھاہ گہرائیوں میں تم ہی تو ہو ۔ !

میں جانتا ہوں ۔ وقت کے تند و تیز تھپیڑوں نے تمہیں مجھ سے جدا کیا ۔ تم بہت دُور چلی گئی ۔ تم اُس دھوپ کی متلاشی ہو جس سے آنکھیں چکا چوند ہو جاتی ہیں ۔ جو کسی بھی شئے کو پگھلا سکتی ہیں ۔ بھلا میری محبت کیسے بچ پاتی اس تیز دھوپ سے ۔ !

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

لیکن یاد رہے ۔ کالے بادل اس دھوپ کو ڈھک بھی سکتے ہیں ۔ تب تمہیں میری یاد آئے گی ۔ لیکن میں زندگی کے اس آخری موڑ پر پہنچ گیا ہوں گا ۔ جہاں سے مجھے کوئی واپس نہ لا سکے گا ۔!

ہو سکے تو اس گھڑی ضرور ملنے آنا ۔!

تمہارا ـــــــــ ساجد

[نوٹ ۔ یہ خط کسی وجہ سے پوسٹ نہ ہو سکا]

وہ ابھی ابھی میرے سامنے سے اٹھ کے چلا گیا ۔ جاتے جاتے اس کی آنکھیں ڈبڈبائی تھیں ۔ جب ہم دونوں کی نگاہیں آخری بار ملیں تو میرے دل کی دیواریں ہلنے لگی تھیں ۔ ہونٹ کانپ اٹھے اور ہونٹ تھرتھرائے تھے ۔

"ساجد معاف کرنا ۔ ہمارا ساتھ بس یہاں تک ہی تھا ۔ یہیں سے ہم نے ایک نئی منزل کی جانب قدم بڑھائے تھے اور آج اسی مقام سے الگ الگ بستیوں کو جائیں گے ۔"

میرے چہرے سے نظریں ہٹا کر وہ چنار کے ان نارنجی پتوں کو دیکھنے لگا جو ہوا کے تیز جھونکوں کے رحم و کرم پر تھے ۔ شاید وہ اپنی زندگی کا موازنہ ان پتوں سے کرنے لگا تھا جو خزاں کو دیکھتے ہی اپنا رنگ کھو بیٹھتے ہیں اور دھیرے دھیرے جھڑنے لگتے ہیں ۔

اس کے چہرے کا اتار و چڑھاؤ دیکھ کر میں سہم گیا ۔ خزاں کی ویرانیاں اس پر رقصاں تھیں ۔ لمحہ بھر کے لئے میرا مصمم ارادہ موم کی طرح پگھلنے لگا ۔ وہ خلا

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

میری مجبوری کو سمجھتے کیوں نہیں۔"

"مجبور اور تم۔۔؟" وہ پاگلوں ایسے انداز میں ہنسنے لگا۔ اس کے خشخشی بالوں کے پانیوں کے شور نے دبوچ لئے تھے۔ لہجے کی کوختگی سے میں گھبرا گئی۔ کہیں وہ اپنا دماغی توازن کھو نہ بیٹھے۔

"ہوش میں آؤ ساجد۔" میں نے اسے جھنجھوڑا۔

"ہوش۔۔۔" اس نے حرف حرف کو طول دیکر کہا۔ نارنجی پتوں پر اس کی نگاہیں برابر جمی ہوئی تھیں۔

میں آج گھر سے یہ فیصلہ کر کے چلی تھی۔ ساجد کو صاف صاف کہہ دوں گی۔ ہم دونوں کا ملن ایک خواب ہے۔ میرے بابا کو ایک ایسے داماد کی ضرورت ہے، جو اجالوں کا پجاری ہو، ڈگری ہولڈر ہو، فراٹے بھرتی کار کا مالک ہو، عالیشان بنگلہ پاس ہو۔ تمہاری طرح ایک کلرک نہیں، جو دن بھر دفتر کی فائیلوں کی گرد جھاڑتا، چہرے پر پریشانیوں کا بوجھ لادے، تھکے قدموں گھر لوٹتا ہے۔

میں کچھ بھی نہ کہہ پائی۔۔۔

"ساجد۔۔۔ پلیز مجھے سمجھو۔۔۔" میں روہانسی ہوئی۔

"کیا سمجھوں۔۔۔" اس نے میری طرف دیکھا۔ آنکھیں آنسوؤں کے ساگر میں ڈوبنے جا رہی تھیں۔۔۔ "روحی۔۔۔ تم جاؤ، تم کو نئی دنیا مبارک، مجھے جاتی بہار کا نظارہ کرنے دو۔ یہ بہاریں دوبارہ لوٹ کے نہیں آئیں گی۔ میں اپنی یادوں کے سہارے جیوں گا۔" اس کی آواز میں لرزش کے باوجود بھی ایک دبدبہ تھا۔ فیصلہ کن

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

میری مشکل آسان ہوگئی۔ میں آزاد تھی۔ ایک سال کی گھٹن سے چھٹکارا مل گیا۔ لیکن دل کے کسی نامعلوم گوشے سے اب بھی آواز آرہی تھی۔ رومی تم نے اچھا نہیں کیا۔ زخمی دل کو اس طرح روندنا وہ بھی جو ٹی شان کے لئے تم نے تو ساتھ نبھانے کا وعدہ کیا تھا۔ سارے رشتے ٹھکرا کر اسے اپنانے کی قسم کھائی تھی۔ وہ شام تم کیسے بھول گئی جب تم نے اپنا اٹل فیصلہ سنایا تھا۔ کیا فیصلے یوں ہی بدلا کرتے ہیں۔ سوچو، کیا تمہارے چلے جانے کے بعد وہ بچ سکیگا۔

جب میں خیالوں کے ساگر سے نکل کر کنارے پہونچی تو وہ لٹے ہوئے مسافر کی طرح جارہا تھا۔ باغ کے گیٹ کے قریب پہونچ کر اس نے مڑ کے میری طرف دیکھا اور پھر تیز تیز قدموں سے وہ میری نظروں سے اوجھل ہوگیا۔

میں نے اطمینان کا گہرا سانس لیا۔ اور رنگین فضاؤں میں کھو کر مستقبل کو تلاش کرنے لگی۔ ایک ایسے مستقبل کو جس میں تابناکی ہو، اندھیروں کا شائبہ تک نہ ہو۔!

تین سال بعد۔

سنگل ٹیچر سکول کی ننھی کلیاں اپنی ٹیچر مس رومی کے ساتھ بادام کے شگوفے دیکھنے بادام واری گئیں۔ بادام کے شگوفوں کی طرح ان ننھی کلیوں کے چہروں پر تازگی تھا۔ قدرت کے سجنے مختلف رنگ تھے۔!

مس رومی ان ننھی کلیوں کو ان خوشرنگ شگوفوں کو مسلنے سے روک رہی تھی۔ وہ انہیں سمجھا رہی تھی۔ انہیں مسلنا گناہ ہے، خدا ناراض ہوجاتا ہے۔ اور وہ معصومیت سے اپنی ٹیچر مس کا منہ تکنے لگیں

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri.

بھینچی مٹھیاں کھل گئیں۔ کچلے مسلے شگوفے مخملی گھاس پر بکھر گئے۔
روحی حسرت بھری نگاہوں سے ان کچلے مسلے شگوفوں کو دیکھنے لگی۔

وہ لڑکیوں کے جھرمٹ سے دُور نکل آئی اور قدم پاگل خانے کی اُن آہنی سلاخوں والی کھڑکیوں کے قریب جا رُکے۔ کچھ سنجیدہ، چہرے۔ کچھ وحشی صورتیں اور کچھ کھوکھلی مسکراہٹیں۔!

وہ قدم آگے بڑھاتی گئی۔ لیکن آخری کھڑکی کے پاس اس کے قدم جم گئے۔ اگر اُس نے آہنی سلاخوں کا سہارا نہ لیا ہوتا تو دھڑام سے گر گئی ہوتی۔ دو نگاہیں اس کی نگاہوں میں پیوست ہو گئے۔ اُسے ایسا لگا جیسے اُن نگاہوں کی تیز آنچ سے اُس کا وجود پگھل رہا ہو۔ اُس نے اُسے آواز دینا چاہی لیکن آواز حلق سے باہر نہ آسکی۔

وہ پاگل اُسے گھور گھور کے دیکھنے لگا۔ جیسے پہچاننے کی کوشش کر رہا ہو وہ قہقہے لگاتا ہوا سلاخوں کے بالکل قریب آیا۔

وہ بالکل نہ گھبرائی اور نہ نگاہیں جھکالیں۔

پاگل عجیب نظروں سے اس کے سراپا کا جائزہ لینے لگا اور سر کو جھٹکا دیکر ایک زوردار قہقہہ لگا کر کہا۔ "تم بھی میری روحی کی طرح مجبور ہو گی۔ کیوں ہو نا؟"

روحی کی آنکھوں سے آنسوؤں کا سیلاب بہنے کی راہ تلاش کرنے لگا۔ کانپتے ہونٹوں سے صرف ایک ادھورا لفظ ادا ہو سکا "سا.....!"

اور وہ لڑکھڑاتے قدموں سے بادام کے شگوفے کچلتی واپس لوٹی۔!

جنوری ۱۹۷۳ء

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

ساحل کے تھپیڑے

آٹھ برس۔۔۔

اتنی لمبی مسافت طے کر کے میں اُن کھنڈروں میں لوٹ آئی ہوں جن کی شکستہ دیواریں دمے کے مریض کی طرح ہلتی ہیں۔ اب یہاں بچا ہی کیا ہے، مایوسیاں اور تلخیاں میرا اُوڑھنا بچھونا ہیں۔ ایک پرچھائیں ذہن کے نرم گداز پردے پر متحرک ہے۔ کالی پرچھائیں، جس کا ہر فعل کالا ہے۔ دنیا کی نظروں میں وہ فرشتہ سیرت سہی۔ لیکن میری نظروں نے اس کے چہرے کے وہ سارے پردے نوچ لئے ہیں۔ ایک مکروہ صورت ہے جس پر انسانیت کا پُرفریب خول چڑھا ہے۔ زندگی کی اتنی لمبی مسافت طے کر کے واپس اُسی موڑ پر آ ناجہاں سے میں چلی تھی۔ کتنا کٹھن راستہ تھا، کتنی گہری گھاٹیاں تھیں جنہیں پاٹنا مشکل تھا۔ میں اپنے ارمانوں کو دفنا کر لوٹی ہوں، آنسوؤں کے ساتھ۔ اب یہی آنسو میرے ابدی ساتھی ہیں۔ مجھے اب اِن ہی کھنڈروں میں زندگی کے باقی ماندہ دن گذارنے ہیں۔۔۔۔!

{شاہدہ کی ڈائری سے اقتباس}

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

پریم بستی
۲۲ر اکتوبر۔

محترمہ آداب!

تم نے میرے دل کی دنیا میں قدم کیا رکھا ہر طرف شوخ رنگ پھول کھل اٹھے۔ معاف کرنا، "آپ" سے "تم" پر اتر آیا۔ تمہیں یہ پوچھنے کا حق ہے۔ میں نے لفظ "تم" کیوں استعمال کیا۔ تو سن لو۔ جب دو دلوں میں ایک سے جذبے جنم لیں تو ان کے رشتے اپنا ئیں۔ تو تکلف کی دیواریں مسمار ہو اکرتی ہیں۔ میں نے یہ دیوار جان بوجھ کر نہیں گرائی۔ بلکہ میرا دل و دماغ اب ان دیواروں کو زیادہ دیر برداشت نہیں کر سکتا۔ میں سمجھتا ہوں اب تکلف ہمارے درمیان ایک بے معنی لفظ ہے۔ یقیناً تمہارے خیالات بھی ایسے ہی ہوں گے۔!

اُوشا نے میرے ساتھ بہت سی غلط باتیں منسوب کی ہیں جن سے تمہارے جذبات مجروح ہوئے ہوں گے۔ لیکن تم تو سمجھدار تھی، جانتی تھی کہ اُوشا کس قماش کی لڑکی ہے۔ میں نے اُسے بہن مانا تھا۔ لیکن اُس نے اس مقدس رشتے کا کوئی پاس نہ کیا۔ وہ دراصل اس رشتے کے لائق نہ تھی۔ تمہیں یاد ہوگا اُس نے کیسے میرے عزیز دوست کی زندگی اذیت ناک بنا ڈالی پہلے جھوٹی محبت کے جال میں پھانسا اور پھر اُسے تڑپتا چھوڑ کر اپنی الگ دنیا بسالی۔ تم اُسی اُوشا کے کہنے میں آ گئی۔

محترمہ۔ مجھے اپنے کریکٹر پر ناز تھا، ہے اور رہے گا۔ ایک اُوشا چھوڑ کر اگر لاکھ اُوشائیں مجھے ذلیل کرنے پر تُل جائیں تب بھی کوئی غم نہیں۔ اُوشا پر

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

ہی کیا موقف یہاں تو ہر لڑکی ایسی ہے۔!

لو اب صفائی پیش کرتا ہوں۔ میری شادی ہوئی ہے نہ میں دو بچوں کا باپ ہوں۔ تم ہنس رہی ہو بچوں والی بات پر ہے نا یہی بات ہے۔ ؟ براہ کرم ان لغو باتوں میں نہ اُلجھو۔ بے وجہ کی اُداسی کو من میں نہ بساؤ۔

رہی بات، میں نے آج تک شادی کیوں نہ کی یہ مجھے خود معلوم نہیں، تمہیں کیا بتاؤں۔ لیکن اب حالات بدل گئے ہیں۔ میں نے شادی کے متعلق سنجیدگی سے سوچنا شروع کر دیا۔ تم یہی جاننا چاہتی ہو نا کہ میری دلہن کون ہو گی سنو، تمہارے سوا کون میری دلہن بنے گی۔ تیار رہنا میں کسی دن تمہیں لینے آ رہا ہوں۔ !

کتنی سہانی گھڑی ہو گی۔ جب تم میرے سامنے ہو گی۔ میں تمہارا گھونگھٹ اپنے ہاتھوں سے اٹھاؤں گا۔ تم شرما دو گی۔

لو تم تو سچ مچ شرمانے لگی۔ ابھی میں آیا نہیں اور تمہارے دل کی دھڑکنیں تیز ہو گئیں۔

(جواب کا منتظر ـــ تابش)

آشیانہ

۲۸۔ اکتوبر۔۔۔ محترم تسلیم !

آپ کا خط ملا۔ مانا اُدشا نے جو کچھ بھی آپ کے بارے میں کہا، سب غلط ہے چلو یہ بھی مانا اُس نے بہن بھائی کے رشتے کو میلا بھلا دیا۔ لیکن آپ سے ایسی اُمید نہ تھی۔ آپ نے حد کر دی ہر لڑکی کو اُدشا سمجھا۔ !

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

دیکھئے محترم، یہ آپ کے شایانِ شان نہیں۔ اور کی تمنا، بہن کی بے لوث محبت اور بیوی کی وفا شعاری اس صنف کے کئی روپ ہیں۔ آپ یہ کیسے بھول گئے۔ مجھے آپ کی زبان پر اعتبار ہے۔ اب آپ خوش ہیں نا۔؟

(خلوص طالب ۔۔۔ شاہدہ)

پریم بستی

۵ نمبر...

شاہدہ میری زندگی!

میرے خط سے تم ناراض ہو گئیں، مجھے معافی کا خواستگار ہوں۔ میں نے تو اپنی صفائی پیش کی تھی۔ بخدا میرے دل میں کبھی یہ خیال نہ تھا کہ لڑکیوں پر کیچڑ اچھالوں۔ مجھے بھی کسی ماں نے جنم دیا ہے۔ وہ بھی تو کبھی لڑکی رہی ہوگی۔ کیا میں اس رشتے کو بھول جاؤں۔

شاہدہ یہ دنیا ہے نا۔ یہاں ہر ایک کسی نہ کسی پر جھکا دی ہے۔ جیسے سورج کے بغیر چاند کی کوئی وقعت نہیں۔ یہی تو ہے جو اسے روشنی بخشتا ہے۔ ورنہ شعراء نے کبھی اس کی تابانی پر اپنے دیوان سیاہ نہ کئے ہوتے۔ زندگی چند سانسوں کا نام ہے۔ سانس رک گیا تو باقی کچھ بھی نہیں رہتا۔ کیوں نہ اس وقت تک ایک دوسرے میں کھو جائیں۔ جب تک سانس باقی ہے۔!

تمہیں مجھ پر اعتبار ہے۔ اس کے سوا مجھے اور کیا چاہیئے۔

تمہارا ۔۔۔ نائش

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

آشیانہ
۱۰ نومبر۔۔

کس نام سے پکاروں اسی سوچ میں ہوں۔!

قلمی نوک جھونک ہمیں کہیں دُور نہ کر دے۔ اس لئے ایک دوسرے پر الزام تراشیاں کرنا چھوڑ دیں۔ چلئے میں نے مانا۔ آپ نے جو کچھ لکھا، دُرست ہے۔!

میں اقرار کرتی ہوں کہ کوئی انجانی کشش مجھے آپ کے بارے میں سوچنے پر مجبور کرتی ہے۔ شاید یہ محبت ہی ہے جو مجھے جھکا رہی ہے ورنہ میں جھکنے والی نہیں۔!

آپ کی ـــــ شاہدہ

پریم نگر
۲۵ نومبر۔۔

شاہدہ میری زندگی!

تم کسی بھی نام سے مجھے پکار سکتی ہو، جو بھی تمہارے من کو بھائے! تمہیں مجھ سے محبت ہے۔ بس یہی میرے لئے کافی ہے۔ اندھے کو روشنی مل جائے تو وہ خدا سے اور کیا مانگے گا!

میرا یہ وعدہ ہے کہ تمہارے جذبات کبھی مجروح نہ کروں گا۔ آج کل کاروباری معاملے میں اُلجھا ہوا ہوں۔ شادی کے لئے اگر ایک ڈیڑھ سال

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

انتظار بھی کرنا پڑا تو محبت میں یہ کوئی بڑی بات نہ ہوگی مجھے یقین ہے
میری مجبوریوں کو نگاہ میں رکھتے ہوئے تم انتظار کرو گی!
بولو کیا اتنی قربانی بھی نہیں دے سکتی ہو۔!

صرف تمہارا ــــ تابش

آشیانہ
۲ ستمبر...

تابش!

دو سال گذر گئے۔

تم نے تو ایک ڈیڑھ سال انتظار کرنے کو کہا تھا۔ ان دو سالوں میں تمہارے خطوں کے جواب برابر دیتی رہی۔ میں اب تھک گئی ہوں اب انتظار کی مجھ میں سکت نہیں۔ جلدی آجاؤ۔ کہیں ایسا نہ ہو، انتظار کرتے کرتے میری آنکھیں پتھرا جائیں۔ دیکھو اب بہت آزما لیا۔ آجاؤ، شاہدہ کا ہر سانس تمہیں پکارتا ہے۔!

منتظر ــــ شاہدہ

انتظار ــــ

میں نے اپنی زندگی کے لمحے اس انتظار میں کاٹے۔ تم آؤ گے۔ لیکن تم کیسے آتے۔ تمہاری سیاہ کاریوں پر سے پردہ اٹھ چکا تھا۔ اُدشا کی کہی

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

ہوئی باتیں سچے ثابت ہو گئیں۔ تم دو بچوں کے باپ نکلے۔

ایک خواب ہی تو تھا جو آنکھ کھلتے ہی ٹوٹ گیا۔ خواب تو بھلانے کے لئے دیکھے جاتے ہیں۔ لیکن کچھ ایسے بھی ہوتے ہیں۔ جن کے نقوش ذہن کے کینوس پہ تاعمر رہتے ہیں۔!

اب میں ناکارہ ہوں۔ ناکاروں کو بھلا اس دنیا میں کون پوچھتا ہے۔ کوئی بھی دل ان کی یاد میں نہیں دھڑکتا۔ اب اس ملبے کے ڈھیر میں میں دبی چنگاریوں کو کوئی ہوا نہیں دے سکتا۔ میں انگ انگ محبت کے بھڑکتے شعلوں کے نذر کر کے آئی ہوں.....

{شاہدہ کی ڈائری سے اقتباس}

نومبر ۱۹۷۲ء

کشمیری زبان کے شاعر

جناب منیر احمد منیر

کا پہلا شعری مجموعہ

"سونٹرل"

بہت جلد منظر عام پر آرہا ہے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

پیوند!!

عارفہ کی اخروٹی رنگت والی زلفیں مجھے بالکل نہ بھائیں۔ نعیمہ کو اس لئے ٹھکرایا۔ اُس کی زلفیں شانوں تک ہی تھیں۔!

کالی اور لمبی زلفیں میری کمزوری رہی ہے۔

درجن بھر لڑکیوں میں سے آخر میمونہ کا انتخاب ہوا۔ سیاہ زلفوں کی لہراتی زنجیر مجھے کس کے باندھنے میں کامیاب ہو گئی۔ ! شادی ہو گئی !

پہلی رات میں اُسکی زلفوں سے کھیلتا رہا۔ "میمونہ" تمہاری ان لمبی زلفوں نے آخر مجھے باندھ ہی لیا" میں نے کہا۔

وہ بولی۔ یہ تو کچھ بھی نہیں ہیں۔ ان سے بھی لمبی اور کالی زلفیں ڈھونڈنے سے ملیں گی۔"

جانے میری آنکھ کب لگی اور جب کھلی تو اپنے آپ کو زلفوں کے جال میں بری طرح اُلجھا پایا۔ لیکن اُس وقت میری بیزارگی کی کوئی حد نہ رہی جب میں نے بند پلکوں ہی سے اُسکے جسم پر ہاتھ پھیرنا چاہا۔ وہاں تو کوئی نہ تھا۔ وہ زلفیں۔! ہاں، یا تھ رُوم سے میمونہ کے گنگنانے کی آواز آ رہی تھی۔!!۔

۴، ۴ صدیق !!

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

کرب کی صلیب

رات پگھل رہی ہے اور میں تمہاری تصویر پر نظریں گاڑے پگھل رہی ہوں۔ اب یہ آنسو ہی تو رہ گئے ہیں، جنہیں بہا کر میں اپنا جی ہلکان کر لیتی ہوں۔ میں آج تم سے بہت سی باتیں کرنا چاہتی ہوں۔ تب کی اور اب کی، کتنا فرق ہے "تب" اور "اب" میں۔ "تب" کتنا رنگین تھا اور "اب" کتنا کربناک۔ تب میری سوچوں کا ڈھنگ ایسا نہ تھا۔ گمان بھی نہ تھا کہ کبھی ایسی ساعت آئے گی جب سوچوں میں کربناکی گھل جائے گی۔!

تمہاری تصویر، ساکت دیواریں، کربناک خاموشی اور یہ کالی رات۔ میرا دماغی توازن بگاڑ کے رکھ دیں گے۔

تم سنتے ہو۔ کیا ہوا اگر تم بول نہیں سکتے۔ یہ کربناکی دیکھ تو سکتے ہو، محسوس تو کر سکتے ہو۔ میرے دل کی بے ربط دھڑکنیں گن تو سکتے ہو۔!

آج میں قفس میں ہوں اور تم آزاد۔ میں بھی تو کھلی فضاؤں میں سانس لینے کی متمنی ہوں۔ لیکن ان آہنی سلاخوں کو کیسے توڑ دوں، جن سے سر ٹکرا ٹکرا کر

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

لہو لہان ہونا میرا مقدر ہے۔ صیاد کی نظریں بچا کر بھاگنا، تو ڑنا میرے بس کی بات نہیں اب اڑنا نہیں، پھڑ پھڑانا میری قسمت میں لکھا ہے۔ اڑنے کی سعی مجھے رسوا کرے گی۔ سماج انگلیاں اٹھائے گا۔ کیا تم یہی چاہتے ہو میری بدنامی ہو۔ تمہارے خلوص کو دنیا تک کی نظروں سے دیکھے۔

نہیں — مجھے تڑپنے دو۔ تمہیں تڑپا کر میں نے یہ کرب حاصل کیا ہے شاید یہ تمہاری آہوں کا اثر ہے جو مجھے کسی کروٹ چین نصیب نہیں ہیں بغاوت نہ کر سکی۔ چپ چاپ اپنی ناؤ کو لہروں کے سپرد کر دیا۔ ہاں وہی تو خطا ہوئی اور اب سزا بن گئی۔ مجھے اب اکیلے ہی اسے بھگتنے دو۔ اس سزا میں تم کیوں میرے شریک بنتے ہو۔ قصور میرا تھا۔ تم کیوں ناحق سزا بھگتو گے۔

تمہیں آج بھی اپنی شمی سے والہانہ محبت ہے۔ یہ میں نہیں میرے دل کی ہر دھڑکن کہتی ہے۔ وہ دل — جسے تم نے محبت ایسے لطیف درد سے آشنا کرایا تھا۔ مجھے یقین ہے — میں اگر آج بھی قفس توڑ کر تمہارے پاس چلی آؤں، تم مجھے اپنانے سے دریغ نہیں کرو گے لیکن نہیں — اب میں ایسا کیوں سوچتی ہوں۔ کتنی زندگیاں تلخ ہوں گی۔ یہ خیال آتے ہی کانپ اٹھتی ہوں اور قدم روک لیتی ہوں۔

میرے محبوب — مجھے تمہارے دکھوں کا بھی احساس ہے۔ تم نے مجھ سے بچھڑ کر کیسے صبر کیا ہوگا۔ تم پر اس وقت کیا بیتی ہوگی جب تم سدا کے لئے اپنی شمی سے جدا ہوئے۔

مجھے زندہ دیوار میں چنوا دیا گیا۔ چار دیواری سے باہر جانے پر

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

پابندی لگی۔ تمہاری شمّی کو اس لئے قید کر دیا گیا کہ وہ تمہاری محبت کی اسیر تھی!

لیکن کیا کبھی تمہارا دل اپنی شمّی کے لئے نہیں مچلا۔ مجھ سے ملنے کی تڑپ کیا دم توڑ چکی تھی۔ میں نے تو چار سال کی جدائی رو رو کے کاٹی۔ تمہاری شمّی نے تمہیں پل بھر بھی نہیں بھلا دیا۔ لیکن تم ۔۔۔ تم نے کبھی خبر بھی نہ لی ۔۔۔!

وہ اذیت ناک گھڑی میں کیسے بھول سکتی ہوں۔ جب کھلی فضاؤں میں سانس لینے پر پابندی لگی۔ اُس روز میں نے اپنی مجبوریوں کو کورے کاغذ پر اُتار لیا تھا۔ لیکن وہ خط تم تک پہونچنے سے پہلے گھر والوں کی نظروں میں آ گیا۔ ہماری محبت انہیں ایک آنکھ نہ بھائی۔ ! شک تو انہیں پہلے ہی تھا لیکن خط نے اُسے یقین میں بدل دیا۔ بس اُسی روز سے مجھے زبان جانور کی طرح بیچنے کی تیاریاں شروع ہوئیں۔ اور آخر ایک منحوس گھڑی سماج کی کند چھری میرے ارمانوں پر پھیر دی گئی۔ میں اس بازار میں بکی جہاں آج تک ہزاروں لاکھوں شمّیاں بکی ہیں ۔۔۔!

مجھے ایک غیر مرد کے سپرد کر دیا گیا۔ لیکن اُس وقت بھی تم ہی تو میری نگاہوں کے سامنے تھے۔ تمہارے سوا میں دنیا کے کسی مرد کو جانتی تھی نہ کبھی جاننے کی ضرورت محسوس کی تھی سو مجھے ایک ایسے آدمی کے پلے باندھا گیا جس کے متعلق میں نے کبھی بھولے سے سوچا بھی نہ تھا۔

ہے نا، اچھا دستور یہ اپنے سماج کا ۔۔۔!

تم تو کہا کرتے تھے میں اپنے قلم سے سماج کے فرسودہ رواجوں کی دھجیاں اُڑا کے رکھ دوں گا۔ تم کچھ نہ کر سکے۔ ہاں اپنی شمّی کو سماج کے اُن

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

ہی رواجوں کی صلیب پر چڑھا دیا۔!

آج میں اسی صلیب پر لٹک رہی ہوں، زمین و آسمان کے بیچ۔ زمین پر پاؤں ٹھہر اسکتی ہوں نہ آسمان کی وسعتوں میں منزل ہے۔ یوں ہی میری زندگی فنا ہوگی۔!

اُف دَرد کی ٹیسیں مجھے ٹکے ہی دم لیں گی۔ تم بولتے کیوں نہیں کہو کچھ بولو۔ شمی تم بے وفا ہو۔ الگ دنیا بسا کے کیوں میری زندگی برباد کرنے پر تلی ہو۔

میں جواب میں کہوں گی۔ تم اب بھی میرے دل کی دنیا میں بستے ہو۔ کیا ہوا اگر میرے جسم پر کسی اور کی حکومت ہے لیکن دل تو تمہارے ہی حکم کے تابع ہے۔ آزما کے دیکھ لو، اسے بھی سینہ چیر کر تمہارے نذر کردوں گی۔ یہ دل اپنی روش نہیں بدلتا۔!

کوئی بھلا ان چار سال پہلے کی ساعتوں کو ہمیں لوٹا دے۔ وہ قُرب وہ ملاقاتیں اور وہ میٹھی میٹھی باتیں۔ سبھی کچھ تو اب ایک خواب لگتا ہے، ایسا خواب جس کی کڑیاں مشکل سے ملتی ہیں۔!

یہ کالی رات ڈھل تو جائے گی۔ ہر سُو اجالا پھیل جائے گا۔ لیکن میرے لئے وہ اجالا، اُجالا نہیں۔ میں اسی کالی رات کے ساتھ مدغم ہو جانا چاہتی ہوں۔ بہت دیکھ لیا جی کے۔ اب موت ہی میری زندگی ہے۔ کہاں موت! تم بولتے کیوں نہیں۔ کیا تم نے قلم توڑ دیا ہے۔؟

اُٹھاؤ قلم، اپنی شمی کو نہ سہی اور بھی تو کئی شمیاں ہیں۔ انہیں

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

گھٹ گھٹ کے مرنے نہ دو۔ انہیں بچاؤ۔ تم قلم سے بہت کچھ کر سکتے ہو
انہیں رواجوں کی صلیب پر چڑھنے سے روک سکتے ہو۔!

الوداع ساجد۔
تم خوش رہو۔
سدا مسکراہٹیں بکھیرتے رہو۔
یہی میری دعا ہے۔ ہاں ٹوٹے دل کی صدا۔!!!

اگست ۱۹۷۲ء

م۔م صدیق اور رضیہ تبسم ایم۔اے
کی
تخلیقات کا دوسرا مجموعہ
"جب پرچھائیں بھاگی!"

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

تصویر کے زخم

ہارڈن کے پانیوں کا شور اب بھی میرے کانوں میں ہے۔ پتھروں کے سینے چھلنی کرنے والا صاف شفاف پانی اور اس میں چھلانگ لگاتی ایک تصویر جس کی آنکھوں میں ذرا ایسی گہرائی ہے، اب بھی میری نگاہوں کے سامنے ہے۔ میں اپنے بیڈ پر ہوں۔ ہر سُو سکوت چھایا ہوا ہے۔ میں کھڑکی سے باہر جھانکتی ہوں۔ لگتا ہے رات ٹھہر گئی ہے، ڈھلنے کا نام نہیں لے رہی ہے۔ میں صرف اپنے دل کی بے ربط دھڑکنیں گن رہی ہوں۔ مجھے بخوبی احساس ہے۔ آج یہ ایسے کیوں دھڑک رہا ہے، اس نے ربط کا دامن کیوں چھوڑا مجھے اس تکلیف دہ سناٹے اور تاریکی سے شدید نفرت ہے۔ میں ہر طرف شور چاہتی ہوں۔ اُجالے کی متمنی ہوں۔ ہارڈن کی وہ مچلتی ندی اور اس پر پھسلتی رُوپہلی دُھوپ، جس کا پانی ہنستے گاتے موت کے گلے ملتا ہے۔!

اسی کا نام تو زندگی ہے، اُس زندگی میں کیا مزا، جو سسک سسک کر دم توڑ دے۔ جو بے بسی سے منزل تک جا بھی پہنچے۔ اسی لئے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

مجھے جہلم کے سکون، ڈال کے ٹھہراؤ اور ولر کی گہرائیوں سے نفرت ہے جن کی سطحیں پُرسکون ہیں مگر سینوں میں تلاطم۔!

مجھے ایسے چہروں سے نفرت رہی ہے جو سنجیدہ ہوں۔ لیکن جانے کیوں وہ تصویر مجھے ورغلا رہی ہے۔ مجھے اپنی روش چھوڑنے پر اکسا رہی ہے۔ اُف! کس قدر سنجیدہ ہے، پھیکی مسکراہٹ۔! جیسے زمانہ بھر کے دکھوں کو دُھو گھول کے پی چکے ہیں۔!

"آپ کوئی ساتھی کیوں نہیں چُن لیتے۔" میں اُن سے مخاطب ہوں۔ وہ خلا میں گھور رہے ہیں۔ پھر چونک کر میری نگاہوں میں اُتر کر ایک گہرا سانس چھوڑتے ہیں۔

"میں اور ساتھی....." وہ لفظ چبا چبا کر جملہ اُدھورا چھوڑتے ہیں اور دوبارہ خلا میں کچھ تلاش کرنے لگے ہیں۔

"کیوں۔ کیا اتنا بلند تخیل ہے جو آج تک کوئی چہرہ کا من کو نہ بھایا۔؟" میں انہیں ماضی کی گہری گھاٹی سے نکالنے کی سعی کرتی ہوں۔

"نہیں۔ ایسی بات ۔" وہ نظریں نیچی کر کے مخملی گھاس سے کھیلنے لگتے ہیں۔ "میرا کوئی تخیل نہیں۔ عام انسان ہوں۔ تخیل تو فن کاروں کے ہوا کرتے ہیں۔ میں حُسن کا شیدائی نہیں، دِل کا متلاشی ہوں۔ ایک ایسے دِل کا جس میں خلوص ہو۔ کوئی سراپا وفا ہو بھلے ہی بدصورت ہو۔!"

"لگتا ہے، کسی خوبصورت چہرے سے دھوکہ کھا چکے ہو۔" میں سرگوشیانہ

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

آواز میں پوچھتی ہوں۔

وہ میرے چہرے پر اپنی خالی نظریں گاڑ دیتے ہیں اور پھیکی مسکراہٹ لبوں پر لاکے شاید ماضی کی تاریکیوں میں ہاتھ پاؤں مارنے لگے ہیں۔

"کتابی چہروں کے دھوکے بھی کتابی ہوا کرتے ہیں۔ جنہیں انسان دھوکہ تصور نہیں کرتا لیکن کھاتا ضرور ہے۔ مجھے بھی بس انہی قسمت کے ماروں میں شمار کر لو۔ دیکھیے میں ماضی کے دلدل سے نکل بھاگا ہوں۔ آپ کیوں مجھے ان ہی تاریکیوں کی طرف دھکیل رہی ہیں۔ ماضی اور مستقبل پر سوچنا چھوڑ کر میں نے حال پر قناعت کرنا سیکھا ہے۔"

اس کی آنکھیں بھیگ چکی ہیں لیکن آنسو چھلک نہیں پڑے ہیں۔

"معاف کیجئے۔ آپ کا موڈ خراب کر دیا۔" میں رُندھی آواز میں کہتی ہوں

"نہیں۔ ایسا نہیں۔" وہ ماضی کی تلخیوں کو اپنے چہرے پر سے جھٹکنے لگے ہیں اور پھر پل میں مجھے ان کا چہرہ ہشاش بشاش لگتا ہے۔ جیسے انہوں نے ماضی کے ٹھنڈے سے اسے دھو ڈالا ہو۔!

"کیا آپ کو پھولوں سے لگاؤ ہے۔؟" میں موضوع بدلتی ہوں۔

"کیوں۔؟" وہ سراپا سوال بنتے ہیں۔

اس لئے کہ مجھے کانٹوں سے محبت ہے اور پھولوں سے بیر۔!" میں شہادت کی انگلی سے اُس پھول کی جانب اشارہ کرتی ہوں، جو تھوڑے فاصلے پر مخملی گھاس میں تنہا کھل اُٹھا ہے۔

"ایسے پھول تو مجھے بھی پسند نہیں۔ جن کے کھلنے کا کوئی مقصد نہ ہو۔ جن

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

پرماتما کی نظر نہ جاتی ہو ۔!"

وہ اُس شوخ رنگ پھول کو توڑنے کے لئے آگے بڑھتے ہیں۔

میری خاموش نگاہیں انہیں اُس پھول کو توڑنے سے روک رہی ہیں اُن کا چہرہ اچانک تاریک پڑ جاتا ہے۔ مجھے محسوس ہوتا ہے جیسے کسی نے مجھ سے پہلے بھی انہیں ایسے ہی کسی پھول کو توڑنے سے روکا ہوگا۔ وہ شاید مجھ سے کچھ کہنا چاہتے ہیں، پر ذہنی کشمکش انہیں ندی کے تیز بہاؤ کے ساتھ کہیں دُور لے جاتی ہے ۔!

میں دیکھ رہی ہوں ۔۔۔ ایک سیلاب ہے، جو اس کی آنکھوں میں اُمڈ کا پڑا ہے لیکن اُسے بہا کر وہ اشکوں کو بوجھل بنانا نہیں چاہتے۔ میں اس کے چہرے کے ہر شکن کو پڑھ چکی ہوں۔ تشنگی، ویرانیاں اور مایوسیاں ۔۔۔ بس یہی کچھ تو ان میں پوشیدہ ہیں ۔۔۔ !

آفتاب چھپنے کو تیار ہے۔ ہماری راہیں جدا ہونے میں چند لمحوں کی دیر ہے۔ وہ شاید نہیں چاہتے ہم جدا ہوں ۔۔ میں بھی یہی چاہتی ہوں۔ لیکن ہمیں بچھڑنا دوبارہ ملنے کے لئے۔ میں اُن سے جانے کی اجازت طلب کرتی ہوں۔ وہ نگاہوں سے جواب دیتے ہیں۔

"رُک جاؤ۔ میں تم سے کچھ کہنا چاہتا ہوں ۔۔!"

میں نگاہیں نیچی کر کے قدم بڑھاتی ہوں۔ وہ دل پر جبر کر کے مجھے وداع کرتے ہیں۔ اُن کی آنکھوں میں آفسوں تیر رہے ہیں اور میں اپنے سینے میں ایک لطیف چبھن لئے اُن کی نظروں سے اوجھل ہو جاتی ہوں ۔!

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

انداز میں پوچھتی ہوں۔

وہ میرے چہرے پر اپنی خالی نظریں گاڑ دیتے ہیں اور پھیکی مسکراہٹ لبوں پر لا کے شاید ماضی کی تاریکیوں میں ہاتھ پاؤں مارنے لگے ہیں۔

"کتابی چہروں کے دھوکے کتابی ہوا کرتے ہیں۔ جنہیں انسان دھوکہ تصور نہیں کرتا لیکن کھاتا ضرور ہے۔ مجھے بھی بس اپنی قسمت کے ماروں میں شمار کر لو۔ دیئے میں ماضی کے دلدل سے نکل بھاگا ہوں۔ آپ کیوں مجھے ان ہی تاریکیوں کی طرف دھکیل رہی ہیں۔ ماضی اور مستقبل پر سوچنا چھوڑ کر میں نے حال پر قناعت کرنا سیکھا ہے۔"

اس کی آنکھیں بھیگ چکی ہیں لیکن آنسو چھلک نہیں پڑے ہیں۔

"معاف کیجئے۔ آپ کا موڈ خراب کر دیا۔" میں رُندھی آواز میں کہتی ہوں

"نہیں۔ ایسا نہیں۔" وہ ماضی کی تلخیوں کو اپنے چہرے پر سے کھرچنے لگے ہیں اور پھر پل میں مجھے ان کا چہرہ ہشاش بشاش لگتا ہے۔ جیسے انہوں نے ماضی کے ٹھنڈے سے اسے دھو ڈالا ہو۔!

"کیا آپ کو پھولوں سے لگاؤ ہے۔؟" میں موضوع بدلتی ہوں۔

"کیوں۔؟" وہ سراپا سوال بنتے ہیں۔

"اس لئے کہ مجھے کانٹوں سے محبت ہے اور پھولوں سے بیر۔!" میں شہادت کی انگلی سے اُس پھول کی جانب اشارہ کرتی ہوں، جو تھوڑے فاصلے پر مخملی گھاس میں تنہا کھل اُٹھا ہے۔

"ایسے پھول تو مجھے بھی پسند نہیں۔ جن کے کھلنے کا کوئی مقصد نہ ہو۔ جن

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

پرماتما کی نظر نہ جاتی ہو۔!"

وہ اُس شوخ رنگ پھول کو توڑنے کے لئے آگے بڑھتے ہیں۔

میری خاموش نگاہیں انہیں اُس پھول کو توڑنے سے روک رہی ہیں اُن کا چہرہ اچانک تاریک پڑ جاتا ہے۔ مجھے محسوس ہوتا ہے جیسے کسی نے مجھ سے پہلے بھی انہیں ایسے ہی کسی پھول کو توڑنے سے روکا ہوگا۔ وہ شاید مجھ سے کچھ کہنا چاہتے ہیں، پر ذہنی کشمکش انہیں ندی کے تیز بہاؤ کے ساتھ کہیں دور لے جاتی ہے۔!

میں دیکھ رہی ہوں۔۔۔ ایک سیلاب ہے، جو اس کی آنکھوں میں رُکا پڑا ہے لیکن اُسے بہا کر وہ اجنبی کو بوجھل بنانا نہیں چاہتے۔ میں اس کے چہرے کے ہر شکن کو پڑھ چکی ہوں۔ تشنگی، ویرانیاں اور مایوسیاں۔۔۔ بس یہی کچھ تو ان میں پوشیدہ ہیں۔۔۔!

آفتاب چھپنے کو تیار ہے۔ ہماری راہیں جدا ہونے میں چند لمحوں کی دیر ہے۔ وہ شاید نہیں چاہتے ہم جدا ہوں۔۔۔ میں بھی یہی چاہتی ہوں۔ لیکن ہمیں بچھڑنا دوبارہ ملنے کے لئے۔ میں اُن سے جانے کی اجازت طلب کرتی ہوں۔ وہ نگاہوں سے جواب دیتے ہیں۔

"رُک جاؤ۔ میں تم سے کچھ کہنا چاہتا ہوں۔۔۔!"

میں نگاہیں نیچی کر کے قدم بڑھاتی ہوں۔ وہ دل پر جبر کر کے مجھے وداع کرتے ہیں۔ اُن کی آنکھوں میں آنسو تیر رہے ہیں اور میں اپنے سینے میں ایک لطیف چبھن لئے اُن کی نظروں سے اوجھل ہو جاتی ہوں۔!

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

رات سُرعت سے سرکنے لگی ہے۔ شاید اسے بھی اُجالے میں مدغم ہونے کی فکر ہے۔ وہ بھی میرے آئیڈیل میں مدغم ہوں گے۔ یہ سوچ کر میں اپنے بوجھل وجود کو ہلکا پھلکا محسوس کرتی ہوں۔ زندگی کے نازک موڑ کو پار کرنا اب میرے لئے آسان ہے۔ میں نے اب ساری گتھیوں کو سلجھا لیا ہے تاریکی کی مانگ چیر کر اُجالا جنم لے گا اور دُھندلا اُجالا میری زندگی کو ایک نئے موڑ کی جانب لے جائے گا۔ میں اُن سے سب کچھ کہوں گی، میرے دِل کا بوجھ کم ہوگا اُن کے دُکھ بٹ جائیں گے۔ اِن کے چہرے کی مایوسیاں ساون کے بادلوں کی طرح چھٹ جائیں گی۔!

نیند کے خمار سے میری پلکیں جھکنے لگی ہیں۔ اب میں سونا چاہتی ہوں لطیف خوابوں کو پلکوں کے اندر بسا کر۔!

دِن ڈھل چکا ہے۔ میں صبح سے اپنے کمرے سے باہر نہیں نکلی ہوں باہر شور ہے۔ زندگی دوڑ رہی ہیں۔ لیکن میں اِس دوڑ میں شامل ہونا نہیں چاہتی۔ میرے قدم تھک گئے ہیں۔ ان میں اب دوڑنے کی سکت نہیں، آج مجھے اُجالے سے بھی نفرت ہے، ہنگاموں سے جی گھبراتا ہے۔ میں کھڑکیوں کے پردے گرا کر بیٹھی ہوں۔ سامنے آج کا اخبار ہے اور نظریں اُس تصویر پر جمی ہیں جس کی ہیئت میرے آنسوؤں نے بگاڑ کے رکھ دی ہے۔

میں سوچ رہی ہوں۔ میں جو کچھ اُن سے آج کہنے جا رہی تھی۔ کاش وہ کل ہی کہہ دیا ہوتا۔ تب میری حالت یوں نہ ہوتی اور اُن کی تصویر اور اس کے ساتھ چھپی المیہ خبر میری آنکھوں میں یکجا ہو کر

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

کالی تصویریں

..... افسانے کے کرداروں کو ایک نئی تیکنیک کے ذریعہ روشناس کرانا صرف محترمہ غزالہ پروین کے حصہ میں آیا ہے۔ دلچسپ طرز بیان، مختصر اور پُرمعنی جملے پیرادب نواز کو اپنے خیالات قلمبند کرنے پر اُکساتے ہیں۔ محترمہ موصوفہ کا تازہ افسانہ "نئی ڈگر پر" واقعی قابلِ داد ہے جس کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے...

یوسف کمال ——— سرینگر

[اقتباس از مکتوب آپ نے لکھا ہے]

بھرم نگر
۲۵ اپریل

ڈیر یوسف کمال

خلوصِ بے پایاں۔!

محترمہ غزالہ پروین کے افسانے پر تمہاری تنقید ماہنامہ "آبشار" کے موقر کالموں میں دیکھی۔ بھئی کمال، تم نے تو کمال کر دیا۔ تنقید سونیدی صحت مند ہے۔ یہاں تو ایسے تنقید نگاروں کا قائم بھی نہیں، جو پڑھے بغیر ہی

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

افسانوں پر تنقید کرتے ہیں۔ یہاں یہ بتانا ہے کہ کچھ افسانہ نگار فرضی ناموں سے ایک دوسرے پر کیچڑ اُچھالتے ہیں۔ اُف خدایا کہ کہ بے ادبی پر اُتر آتے ہیں۔

غزالہ پروین ایک پختہ قلم کار ہے۔ وہ کہاں کہاں نہیں پہونچتا۔ میں بغیر کسی لگی پٹی کے یہ کہوں گا کہ وقت کی نبض پر اُس کی مضبوط گرفت ہے۔ میں خود ایک قلم کار ہونے کے ناطے اُس کے فن کا گرویدہ ہوں۔ اس کا ہر افسانہ اپنی اولین فرصت میں پڑھتا ہوں۔

یار! اب تم سے کیا پردہ۔ مجھے صرف اس کی تحریر سے ہی نہیں، بلکہ اس کے نام کے ساتھ رغبت ہے۔ میں گھنٹوں اس کے خیالی پیکر سے باتیں کرتا ہوں۔ خیر جانے دو، پھر کبھی تفصیل سے لکھوں گا۔

اور ہاں، میرے افسانوں پر بھی کبھی تم کو ہلکی سی جنبش دیا کرو۔ خامیاں ہماری دُور ہوں گی۔!

تمہارا — عارف جاوید

غزالہ پروین میرے دل کی ہر دھڑکن میں سما چکی ہے۔ ہر پل بس اسی نام کا گونج کانوں میں سُنائی دیتی ہے۔ غزالہ جس کی تحریروں سے میں ایک خیالی پیکر بناتا ہوں۔ اُسے نظروں سے سجاتا، سنوارتا ہوں۔ کاش کبھی ہمارا سامنا ہوتا۔! کیا ایسا ممکن ہے۔ ؟ کیا کبھی ایسا ہوگا۔ ؟

میں بھی کیسا بے وقوف ہوں۔ صرف نام کو پوجتا ہوں۔ جسے کبھی دیکھا نہیں، اُسے تصوری جامے پہنانے لگ جاتا ہوں۔ گوری چٹی، دراز قد، بڑی بڑی آنکھوں والی۔ نہیں، نہیں۔ گندم رنگت، میانہ قد، لہراتی اور گھنیری زلفیں

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

کیسی ہوگا وہ ۔۔؟

اب تو صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا ہے ۔۔ کچھ نہ کچھ کرنا ہی پڑے گا ۔ دنیا والوں کی نظر میں وہ ناشائستہ حرکت ہی کیوں نہ ہو ۔

فرضی نام ۔۔ ہاں، عارف جاوید کے بجائے عارفہ زلیخا ۔ دیکھتے ہیں کیا ہوتا ہے ۔۔!

پہلے ملاقات کا بندوبست ہو جائے تب اُسے اصلیت بتاؤں گا ۔ اپنی چاہت کا یقین دلاؤں گا ۔ مجھے یقین ہے، اس کا دل پسیج جائے گا ۔ قلم کارہ ہرگز سنگدل نہیں ہو سکتی ۔!

[تذبذب کے عالم میں لکھا ہوا ڈائری کا ورق]

۔۔۔۔ عارفہ زلیخا کا اوّلین افسانہ "کالی تصویریں" آج کے کوڑھی سماج پر بلا کا طنز ہے ۔ واقعی ہمارے یہاں "روحی" جیسی لڑکیوں کے ساتھ زیادتی سے کام لیا جاتا ہے ۔ یہ کہانی اتنی دلدوز تھی کہ میرے آنسو لاکھ ضبط کرنے کے باوجود بھی نہ رُکے ۔ میری طرف سے انہیں ایسی کہانی تخلیق کرنے پر مبارکباد

۔۔۔۔ کالی تصویریں ایک اچھوتا پلاٹ ہے ۔ عارفہ زلیخا کا نیا تجربہ نہایت ہی کامیاب اور قابلِ ستائش ہے ۔ یہ تو ابتداء ہے انتہا کیا ہوگی ۔! انہوں نے پہلے ہی قدم پر غزالہ پروین کو پیچھے چھوڑ دیا ۔ اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ ۔۔۔۔۔۔۔۔!

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

..... کالی تصویریں بالکل پھیکی لگیں۔ عارفہ زلیخا اکثر کرداروں کو ہینڈل کرنے میں ناکام رہی ہے۔ پھر بھی منظر کشی خوب ہے.....!

[اقتباسات از کالم "آپ نے لکھا ہے"]

بسنت نگر
۲۱ مئی ــــ

ڈیر عارفہ زلیخا

آداب خلوص!

"کالی تصویروں" کی نقاب کشائی پر مبارک باد۔

اُردو افسانوں کی روایتی تیکنیک سے ہٹ کر، تمہارا یہ نیا تجربہ میرے من کو خوب بھایا۔

میں اکیلی تو "آبشار" کی ادبی محفل میں اُکتا چکی تھی۔ تمہارے افسانے کو پڑھ کر میرا حوصلہ کچھ تو بڑھا۔ مجھے فخر ہے، ہم مردوں سے کسی بھی میدان میں پیچھے نہیں۔! اُمید ہے ــ آئندہ بھی لکھتی رہو گی۔

اور ہاں ــ تم سے ملنے کی خواہش بُری طرح سینے میں مچل رہی ہے ــ کیا تم مجھ سے ملنے کی زحمت گوارا کرلو گی ــ؟

تمہاری اپنی ــــ غزالہ پروین

بحرم نگر
۳۱ مئی ــ

ڈیر غزالہ!

بہت بہت پیار! تمہارا خط ملا۔ "کالی تصویریں" پسند فرمانے کا شکریہ!

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

ہمارا سماج تو ایسی لاتعداد تصویروں کی نمائش گاہ ہے۔ ابھی تو میں نے چند ایک کی نقاب کشائی کی ہے۔ زندگی نے ساتھ دیا تو ایک ایک کر کے باقی تصویروں سے بھی پردہ سرکاؤں گی۔!

بخدا تم نے پہل کر کے بازی جیت لی۔ میں بھی تم سے ملنے کے لئے کب سے بے چین ہوں۔ تم جہاں اور جس وقت ملنے کو کہو، میں حاضر ہو جاؤں گی۔ بس!

تمہارے فن کی گرویدہ ــــ

عارفہ زلیخا

نسیم نگر

۲۸ جون۔

ڈیر عارفہ

آداب خلوص!

تمہارا تازہ افسانہ "پھولوں کی آنچ" دو رُخے کردار والے انسانوں پر کاری ضرب ہے۔ میمونہ کے کردار نے متاثر کیا۔ میں یقین کے ساتھ کہتی ہوں کہ تمہارے نزدیک میں کچھ بھی نہیں۔!

۹ جولائی تین بجے میں زنانہ کالج کے سامنے تمہارا انتظار کروں گی۔ مجھے امید ہے تم ضرور آؤ گی۔ خط مختصر ہی کر لوں تو اچھا ہے۔ اب تو زبانی بہت کچھ کہنا اور سننا ہے۔ یاد رہے ۹ جولائی ٹھیک تین بجے۔!

تمہاری اپنی ــــ غزالہ پروین

---

۱۰ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ کل پولیس نے زنانہ کالج کے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

حامتے دو ٹیڈی بوائز کو اُس وقت دھر لیا جب وہ کالج بند ہونے کے سانحہ
مشکوک حالت میں علیحدہ علیحدہ کھڑے نظر آرہے تھے۔ یاد رہے گذشتہ
دِنوں ایک مقامی سینما ہال میں نیشنل کالج کے کئی منچلے لڑکوں نے زنانہ
کی حالیات کے ساتھ نازیبا حرکتیں کی تھیں۔ پولیس تب سے حرکت میں آچکی
ہے اور مشتبہ لڑکوں کی گرفتاری کا سلسلہ ابھی بھی جاری ہے.....

[ایک اخباری کلپنگ]

ستمبر ۱۹۷۱ء

نوجوان افسانہ نگار شمس الدین شمیم

کی آواز

"احساس کی فصیل"

تخلیقی افسانوی مجموعہ جلد منظر عام پر آرہا ہے

ناشر: پرویز احمد شمیم کرالہ کھڈ حبہ کدل سرینگر

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

بھنور کے مسافر

پیاری نسیم!

۲۵ جنوری کے "آفتاب" میں میرا افسانہ۔ جہلم کے کنارے۔ کیا چھپا کہ
س تہلکہ مچ گیا۔ قارئین کے درمیان اچھی خاصی قلمی جنگ کا آغاز ہوا۔ کسی
نے مجھے افسانے کی تیکنیک سیکھنے کو کہا۔ کوئی مجھے لڑکا ثابت کرنے پر تل گیا اور
وئی لکھنے سے پہلے بھرپور مطالعہ کرنے کا مشورہ دینے لگا۔ خیر اپنے اپنے خیالات
ں۔ ہر کسی کو اپنے دل کی بھڑاس نکالنے کا حق ہے۔

یہ تو تھا تصویر کا ایک پہلو۔ لیکن تعجب تو ان خیالات کو پڑھ کر ہوتا
ے جو میں افسانے کے عنوان کیساتھ میرا نام دیکھ کر ہی کئی ذہنوں میں جنم لیتے ہیں۔
چھ حضرات مجھے وادی کی واحد خاتون افسانہ نگار کہنے پر بضد ہیں اور کچھ حضرات
یسی تعریفیں کرتے ہیں۔ جن کی میں قطعی مستحق نہیں۔ لیکن تم نے بھی حد کر دی"
فسانے کی خامیوں کو نظر انداز کر کے میں تعریفوں کے پل باندھ لئے۔ تمہارا کہنا
رست ہے، واقعی افسانے کا مرکزی کردار بھول بھلیوں میں کھو گیا ہے اور
س لحاظ سے رضیہ کے کردار نے سبقت لی ہے۔ کیسے نہ اُس کا کردار سبقت لیتا۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

آخر اپنی ہم جنس جو ٹھہری۔ میرے اپنے جذبات جو ہو بہو ویسے ہیں کہ کئی سال
صرف اپنے آئیڈیل کے تلاش میں ہوں۔

ویسے آج کل ایک نوجوان کے خدوخال نے تذبذب میں ڈال رکھا ہے
وہ دھیرے دھیرے میرے آئیڈیل کے ساتھ مدغم ہو رہا ہے لیکن کبھی کبھی
کی چبھتی نگاہیں میرے تن بدن میں نفرت کی چنگاریاں بھر دیتی ہیں۔ ایسا لگ
ہے جیسے وہ اُن گنت نوجوانوں میں سے ہو جن کو ہمارا سماج ہر سال
نکلتے ہوئے نوٹوں کی طرح جنم دیتا ہے۔ ہر روز نئے ہی انداز میں میرے
آکر وہ شاید اپنی امارت کا رعب مجھ پر جمانا چاہتا ہے دل میں یہی خیال رکھ
کہ ایک سوکھے پیڑ کی ہری ڈالی کب تک نہ جھکے گی۔

نہیں نسیم! وہ میرا آئیڈیل ہو ہی نہیں سکتا۔ بات کہاں سے
کہاں پہنچی ذکر چھیڑا تھا افسانے کا اور میں اپنے آئیڈیل کا تذکرہ لے بیٹھی۔
تم اپنی سناؤ۔ کس ڈگر پر ہو بات ہو بھی سکی یا ویسے ہی دل
دبائے بیٹھی ہو۔

(تمہاری اپنی ——— تمثیلہ شاد)

کسی اجنبی کے سامنے الفاظ کو ترتیب دینا کسی قدر مشکل ہو جاتا ہے
خاص کر اُس وقت جب سامنا کسی خوبصورت لڑکی سے ہو۔ کوئی میرے اس
خیال کے ساتھ اتفاق کرے یا نہ کرے میرا تجربہ تو یہی کہتا ہے۔ پورے
ایک مہینے سے بس پہل کرنے کے لئے موزون الفاظ تلاش کر رہا ہوں

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

کانٹے چھانٹ کے جن الفاظ کو ذہن میں محفوظ رکھا ہوں۔ اُس کا سامنا ہوتے ہی وہ ہونٹوں پر آ کے پگھل جاتے ہیں۔ سوچتا ہوں کہیں میرے سیدھے بول مجھے پھٹکنے کی ڈگر پر نہ پہنچائیں۔ اُسے دیکھتے ہی مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے۔ جیسے میرا فن ادھورا ہے، جس کی تکمیل اُس کے بغیر ناممکن ہے۔ لیکن میں بات کر سکوں، تب نا۔

[ظفر جاوید کی ڈائری کا ایک ورق]

دلال محلہ

پیاری تسنیم!

خدشہ ہے کہ کہیں آئیڈیل ڈھونڈتے ڈھونڈتے خود ہی کھو نہ جاؤں کل کو میرا ہی فسانہ کوئی نہ لکھنے بیٹھے۔

ہاں تو کل کا واقعہ سنو۔ اچانک اُس مبہم آئیڈیل سے مڈبھیڑ ہوئی مجھے دیکھتے ہی اُس کی آنکھوں کی وہ عجیب و غریب چمک عود آئی۔ میرا تو مارے ڈر کے رواں رواں کانپنے لگا۔ جب کافی دور تک اُس نے میرا پیچھا نہ چھوڑا تو میں نے ہمت یکجا کر کے اُسے وہ سبق سکھایا کہ عمر بھر یاد رکھے گا۔ نہ جانے اُس وقت مجھے ہو کیا گیا کہ جھٹ سے اُس کے منہ پر ایک زوردار تھپڑ رسید کیا۔ اُس نے ایک حسرت بھری الوداعی نظر مجھ پر ڈالی اور لال چوک کی گہما گہمی میں گم ہو گیا۔ مجھے یقین ہے کہ اب وہ اپنی شکل بھی مجھے دکھانا گوارہ نہ کرے گا۔

لیکن تشنہ تو میں اب بھی ہوں۔ وہی آئیڈیل کی تلاش شاید سدا یوں ہی پیاسی رہوں گی۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

"آفتاب" کو نیا افسانہ بھیج چکی ہوں۔ چھپ جائے تو مزید اپنی رائے دینا۔ لیکن یاد رہے وہ پہلی سی تنقید نہیں۔

اور ہاں میرا اولین ناول "اجنبی میں" آج کل اپنے آخری مرحلوں میں ہے۔ مکمل ہو جائے تب ہی چھپانے کا سوال اٹھتا ہے۔

تمہاری اپنی ـــــ تنویر شاد

..... کل شام ریگل چوک کے قریب ایک نوجوان، تیز رفتار ٹرک کی زد میں آکر بری طرح زخمی ہوا، اسے بے ہوشی کی حالت میں ہسپتال پہنچایا گیا۔ جہاں اس کی حالت تشویشناک بتائی جاتی ہے .....

(ایک اخباری خبر کا اقتباس)

دلال محلہ

پیاری تسنیم!

تمہارے خط کا جواب نہ دے سکی جس کے لئے معافی کی خواستگار ہوں، تم نے ٹھیک ہی اندازہ لگایا ہے۔ تب سے وہ مجھے نظر نہ آیا۔

میری حالت آج کل غیر ہوئی ہے بھاری کمی سی اپنے اندر محسوس کرتی ہوں۔ ایک خلا ـــ جو شاید اب کبھی نہ پُر ہو گی۔ لیکن اب ہو بھی کیا سکتا ہے، اب تو ملنے کی کوئی امید ہی نظر نہیں آتی۔ نگاہیں تھک گئی ہیں اسے ڈھونڈتے، ہفتہ بھر سے قلم بھی نہ اٹھایا۔ ایسا لگتا ہے جیسے اب میری زندگی کا مقصد ہی کوئی نہیں۔ تم بھی دعا کرو ـــ وہ مل جائے۔

تمہاری تنویر

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

شاید یہ میری ڈائیری کا آخری ورق ہے۔

— آج میں بہت کچھ لکھنا چاہتا ہوں۔

— لیکن وقت بہت کم ہے آج مجھے الفاظ ترتیب دینے کے لئے بھی وقت نہیں۔ کون جانے کب موت کے سائے، جو میرے گرد منڈلا رہے ہیں۔ مجھے دبوچ لیں۔ مجھے موت سے ڈر محسوس نہیں ہوتا۔ مجھے دُکھ ہے تو اس بات کا کہ اس ڈائیری کے آخری ورق کی طرح میرا فن بھی ادھورا رہے گا۔ وہ فن جو تمنیتہ کی تصویر کی بنا نامکمل ہے۔

ثمینہ — جس کے چہرے کے نقوش میں مجھے اپنے فن کی تکمیل کا خاکہ نظر آیا تھا جنہیں میں کینوس پر اُتار چاہتا تھا۔ لیکن یہ سب اس کی مرضی کے بغیر کیسے ممکن تھا۔ میں نے کئی بار اس سے بات کرنا چاہی لیکن اس کی پُروقار شخصیت مجھے ہر بار مرعوب کرتی گئی۔ میں کچھ نہ کہہ پایا۔

اُس نے میری فن کارانہ نگاہوں کو غلط سمجھا۔ کچھ اور ہی مطلب نکالا جس کا خیال بھی کبھی میرے دل میں نہ آسکتا تھا۔

اب کچھ بھی نہیں ہو سکتا ہے۔ وقت نکل چکا ہے۔

ثمینہ — میرے فن کی خاطر۔ شاید میری یہ ڈائیری تمہارے لئے کارآمد ثابت ہوگی۔ کیونکہ یہ ایک مصور کے خوابوں کی پوری کہانی ہے۔!

(ظفر جاوید کی ڈائیری کا ایک ورق جو اُس نے ہسپتال کی نرس سے لکھوایا تھا)

..... گذشتہ روز ریگل چوک کے قریب جس نوجوان مصور کو حادثہ

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

پیش آیا تھا۔ کل شام اُس نے ہسپتال میں دم توڑ دیا۔ ہمارے نمائندے کے کہنے کے مطابق مرحوم اپنی ذاتی ڈائیری کسی ثمینہ شاد کے نام چھوڑ گئے ہیں جس کی تلاش جاری ہے۔

(ایک اخباری خبر کا اقتباس)

..... کہانی کاروں کی اپنی زندگیاں حادثات سے بھری پڑی ہوتی ہیں۔ اگر ایسا نہ ہو تو ان کا قلم کسی شاہ کار کو جنم نہیں دے سکتا۔

ثمینہ شاد کا "اجنبی دیس" ایک شاہکار ناول ہے جو تقریباً تین سال کے بعد چھپ کر مارکیٹ میں آ گیا ہے۔ ناول کا ہر باب ایک حادثہ پر ہی اختتام پذیر ہوتا ہے۔ ثمینہ کی زندگی تو ایسے ہی حادثوں سے بھری پڑی ہے جبھی تو تحریر اتنی گہرائی لیے ہوئی ہے۔ ابھی کل کی بات ہے کہ تین سال پہلے کے حادثے نے اس کے قلم کو ایک نئی توانائی بخشی ہے۔ جس حادثے کی یاد آج بھی "اجنبی دیس" کے اس انتساب سے تازہ ہوتی ہے ؎

"اپنے آئیڈیل ظفر جاوید کے نام۔"

جواب صرف ایک یاد ہے اور ایک زخم ۔۔۔ جو ہمیشہ ہرا رہے گا۔ جو کبھی نہیں بھر سکتا جس کے گوشوں سے آج بھی لہو ٹپک رہا ہے۔!

(نسیم قادری کے خیالات کا اقتباس)

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

قدم، راستہ اور منزل

لوگوں کے ٹھاٹھیں مارتے سمندر میں شاردا، سفید ساڑھی اُوڑھے آسمانی مُورتی لگ رہی ہے۔ اس کے چہرے پر دُکھ کی ہلکی سی پرچھائیں تک نہیں۔ متانت اور سنجیدگی سے بھرا پُرا چہرہ۔!

جنگ میں کارنامے سرانجام دینے والے مادرِ وطن کے سپوتوں کو اعزازات سے نوازا جا رہا ہے۔ جنہوں نے اس کی حفاظت کرنے میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیا۔ اور جو شہید ہوئے اُن کے عزیزوں کو بھی تمغے اور سندیں دی جا رہی ہیں۔

شاردا بھی اُن ہی میں سے ایک ہستی ہے۔ اُس کا پتی کیپٹن ساگر سنگھ جمّوال مادرِ وطن کی حفاظت کرتے کرتے شہید ہو گیا۔

"شریمتی شاردا دیوی، بیوہ کیپٹن ساگر سنگھ جمّوال" ڈائیس سے آواز سُنائی دیتی ہے۔ وہ ڈائیس کے بالکل قریب بیٹھی ہے۔

وہ عزم و استقلال سے کرسی چھوڑتی ہے۔ وہ ڈائیس کی

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

کے ہاتھ سے سونے کا تمغہ لے کر پل بھر کے لئے اس کا ماتھا کانپنے لگا ہے۔ وہ واپس مڑتی ہے۔ لوگوں کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر۔ تالیوں کی گونج میں اسے صرف ایک ہی آواز سنائی دے رہی ہے۔

"شاردا۔ ساگر، ساگر سے جلے گا۔"

اس کی نظریں دُور دُور تک کچھ تلاش کرنے لگی ہیں۔!

شاردا ایک طوفانی ندی تھی۔ جس پر بند باندھنا آسان نہ تھا۔ سینکڑوں جوان اس پر دل و جان سے فدا تھے۔ لیکن وہ بے پرواہ ہو کر اپنے اندر شوخیاں سمیٹے بہتی رہی۔ اتنی بھولی بھی نہ تھی کہ ان نگاہوں کو نہ پڑھ سکتی، جو اس پر اٹھتیں تھی۔ اُسے اپنے حسن پر ناز تھا نہ وہ مغرور تھی۔

ندی میں پڑا ہر اُبھار قدرتی عمل ہے۔ وہ آخر اس مقام پر پہونچی جہاں پر اس کی شوخیوں کی جگہ متانت نے لی۔ ندی کو آخر ساگر سے جا ملنا ہی پڑتا ہے ندی ساگر میں سما گئی۔ شادی سے قبل اُس نے ساگر کو دیکھا نہ تھا۔ اس نے تو صرف ایک خیالی تصویر من میں بسائی تھی۔ درمیانہ قد، چوڑا چکلا سینہ، آنکھوں میں ساگر ایسے نیلگوں پانیوں کی نیلاہٹ۔!

خیالی تصویر بالکل مسخ نہ ہوئی۔ تصور نے جیسی تصویر گھڑی تھی۔ ساگر بالکل ایسا ہی تھا۔

جب ساگر نے اس کا گھونگھٹ الٹ کر ہتھی گل کر دی تھی تو وہ مارے خوف کے کانپ اُٹھی تھی

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

جانے اب کیا ہوگا ۔ ؟

لیکن ہوا کچھ بھی نہیں ۔ بس چند سرگوشیاں بے کراں سناٹے میں ابھریں ۔ پھر جی بھر کے باتیں ہوئیں، سہاگ رات منی ۔ شاردا ساگر میں ڈوب گئی ۔ اس ڈوبنے میں ایک لذت تھی ۔ !

رات ڈھل گئی، شاردا کو نئے سانچے میں ڈھال کر ۔ وہ پو پھٹنے سے پہلے بستر چھوڑ چکی اور ساگر آدھے منہ لیٹا ہوا، جیسے لمبی مسافت طے کر کے لوٹا ہو اجنبی، جنم کے ساتھی بن گئے ۔ !

شاردا نے اُس کے پیر چھوئے اور کمرے سے باہر آ گئی ۔

وہ گھڑی شاردا کے لئے کتنی جان لیوا تھی ۔ ساگر چٹیاں گذار کر واپس جا رہا تھا ۔ گھر کے ہر فرد سے اجازت لے کر اُس نے شاردا کی جانب دیکھا ۔ اسکی آنکھوں میں جھلکتے آنسو دیکھ کر اس کے قدم جم گئے ۔ وہ واپس مڑا اور اسکی جانب بڑھنے لگا ۔ لیکن تب تک وہ اپنے کمرے میں پہنچ چکی تھی ۔

بیڈ پر آدھے منہ لیٹے وہ سسکیاں بھر رہی تھیں ۔ تکیہ آنسوؤں سے بھیگ چکا تھا ۔

ساگر نے اُسے جھنجھوڑا، پیار سے اُس کے اُلجھے گیسوؤں کو سنوارنے لگا ۔

" کیوں ۔۔۔ نہ جاؤں ۔ ؟ " آواز میں قدرے لرزش تھی ۔

شاردا برابر سسکیاں بھر رہی تھیں ۔

" شاردا ۔ اس الجھن کے لئے اُٹھو، مجھے ہنستے ہنستے رخصت کرو ۔ نہیں تو

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

میں جانہ پاسکوں گا۔ تمہاری یہ سسکیاں میں اپنے ساتھ لینا نہیں چاہتا۔!"
وہ اٹھی اور ہونٹوں پر تبسم بکھیرتے ہوئے، اس کی نگاہوں کی گہرائیوں میں ڈوب گئی۔

بوجھل ماحول پل میں جانے کہاں گیا ——

اس رات انہوں نے جی بھر کے باتیں کی تھیں۔ اسی رات شاردا نے اسے ایک خوشخبری سنائی تھی۔ جسے سن کر ساگر نے خوشی کے ساگر میں ڈوب کر اسے خوب زور سے بھینچا تھا۔ سہاگ رات ایسی شرم کی لالی اس کے چہرے پر رقص کرنے لگی۔ اور نیچی نظروں نے پوچھا تھا ——

"ساگر۔ شاردا کو وہاں جا کے بھول تو نہ جاؤ گے۔؟"

ساگر، ساگر میں ڈوبنے جا رہا ہے۔ لیکن وہاں بھی شاردا ساتھ ہوگی۔!

وہ ناراض ہوگئی تھی۔

"کیسی بدشگونی بات منہ سے نکالی۔ ساگر شاردا میں ڈوبا رہے۔ بس بھگوان سے اتنا ہی کچھ مانگتی ہوں۔"

ناراض کیوں ہوگئی۔ سچ ہی تو ہے۔ ساگر، ساگر سے ملنے نہیں جائے گا تو اور کہاں جائے گا۔ ڈیوٹی آخر ڈیوٹی ہے۔ ہاں، اس نیلگوں پانیوں کے ساگر میں اپنی شاردا کی شبیہہ ہمیشہ جھلملاتی رہے گی۔ میں جب لوٹ آؤں گا، تب شاردا کے گود میں۔۔۔۔"

"بیٹھیے۔ اس نے بات کاٹ دی تھی۔

اور ساگر شاردا کے اس ہلکے تبسم کو سمیٹ کر رخصت ہوا تھا۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

اچانک جنگ کے شعلے بھڑک اُٹھے۔ جنگ پہلے بھی تھی۔ لیکن اتنی شدت نہ اختیار کر لی تھی جو پچھلے چند روز سے اختیار کر گئی۔

شاردا دیوی سوسوں کے ساگر میں ڈوبے اپنے اُس ساگر کی سلامتی کی دعائیں مانگنے لگی جو مادرِ وطن کے سمندری راہوں کی حفاظت پر لگا تھا۔

وہ سوچتی — جنگ کیوں ہوتی ہے۔ کیا اس کے پیچھے بھگوان کا کوئی مقصد ہے جنگ کا محاصل کیا ہے — ؟

اُس کی نظریں دُور آسمانی وسعتوں میں ان لڑاکا طیاروں کی طرف اُٹھتیں جو چیل کوؤں کی طرح ایک دوسرے پر جھپٹ پڑتے تھے۔

کون جیتے گا — ؟ ذہن نے سوال ابھارا اور دل نے جواب دیا — کوئی نہیں جنگ جیت کر بھی تو ہار رہی ہے — کتنے سہاگ اُجڑتے ہیں۔ کتنی ماؤں کی گودیں خالی ہو جاتی ہیں کتنے بچے یتیم ہو جاتے ہیں —

وہ کانپ اُٹھی —!

جنگ، نفرت سے بنا ایک غلاف ہے جو انسان اپنے چہرے پر چڑھاتا ہے — لیکن وطن کی حفاظت، وہ بھی تو اس کے بیٹوں کا فرضِ اولین ہے۔!"

یہ سوچ کر اس نے اطمینان کا سانس لیا —!

جنگ کے کالے بادل چھٹ گئے، وقتی طور، ہمیشہ کے لئے تو نہیں — جنگیں ہوتی رہی ہیں اور ہوتی رہیں گی۔ جب تک دنیا قائم ہے، یہ سلسلہ چلتا رہے گا — انسان، انسان سے لڑے گا۔ وحشی بنے گا — نفرت دنیا سے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

کبھی نہ جائے گی۔ ہاں امول جائیں جائیں گی — اپنے پیچھے ایک تاریخ چھوڑ کر آنے والی نسلوں کے لئے مشعلِ راہ چھوڑ کر — !

شاردا کا سہاگ ابھی ابھی لٹا — کلائیوں میں قوس قزح کے رنگوں ایسی کانچ کی کھنکتی چوڑیاں ٹوٹ کر بکھر گئیں۔

ٹیلی گرام کے الفاظ اس کو بہت سارے کالے ناگ لگے جو اس کے جسم کو ڈس رہے تھے —

اُس کی آنکھیں آسمان کی طرف اُٹھ گئیں — کالے کالے بادل اُسکی نیلاہٹ کو نگل رہے تھے — !!!

فروری ۱۹۷۳ء

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

اپنی بات

تاریکیوں میں پلا، اُجالے کا متلاشی ــــ!

میں ہوں م۔م صدیق ــــــــ!!

دنیا نے بہت کچھ چھین لیا اور دیا بھی کیا ــ قدم قدم پر ٹھوکریں ــ!!!

شاید اسی لئے میرے خنگسار دوست اور بھائی جناب منیر احمد منیر اکثر کہا کرتے ہیں ــــ "م۔م صدیق چوٹوں کی موت مرے گا ــــ!"

میں چوٹ پر چوٹ سہہ کر بھی زندہ ہوں، ممکن ہے اُن کی یہ پیشگوئی غلط نکلے ــ!

اندھیروں میں بھٹکتا ہوں ــ اسی اُمید کے سہارے، اندھیرے چھٹ جائیں گے ــ زخم مندمل ہوں گے، اُجالا جنم لے گا ــ

ہاں جب تک سانس باقی ہے، کشمکش جاری رہے گی ــ رُک جائے گی تو حسرت لے کے جاؤں گا ــ

بچپن سے دُکھ جھیلے ہیں ــ سنجیدگی جنم سے ملی ہے ــ اپنا مت (شمس الدین شمیم) تو سچ ہی کہتا ہے ــ "م۔م صدیق اُس بیکراں خاموشی کا نام ہے جو موت اور زندگی کے درمیان ہوتی ہے ــ"

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

دُکھوں میں بھی تبسم کا دامن نہیں چھوڑتا۔ لبوں پر ہر وقت اسکی کا رقص ہوتا ہے ـــــ !

اپنے ایک عزیز دوست طاہر رحمان کہا کرتے ہیں "درد کا دوسرا نام م۔م صدیقی ہونا چاہیئے ـــ"

ماں کی حقیقت نگاری نے متاثر کیا اور افسانہ نگار کوئی متاثر نہ کر سکا ـــ ماں کی سسکتی زندگی نے اس درجہ متاثر کیا۔ قلم اُٹھ آیا۔ لکھتا ہوں اور لکھتا رہوں گا ـــ کیا لکھتا ہوں خود نہیں معلوم ـــ !

لگ بھگ چالیس افسانے لکھ چکا ہوں ـــ زیر نظر مجموعہ میں کچھ شامل ہیں ـــ مجھے یقین ہے ـــ ان میں خامیاں ضرور ہوں گی ـــ اُن خامیوں کو اُجاگر کرنا نہ بھولئے گا ـــ !

آخر میں بقولِ مُنیر یہ کہہ کر رخصت ہوتا ہوں ؎

خوب پہچانتا ہوں بربادی کو اپنی یاد کر
دوسروں کا کیا گلہ خود ہی ستم ایجاد ہوں

م۔م صدیقی

فروری ۱۹۷۳ء

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

اُجالوں کی صلیب

گہرے اندھیرے کے ساتھ میں ڈوبنے اُبھرنے لگتا ہوں۔ یہ بھیانک تاریکی پھن اُٹھائے مجھے ڈسنے کا موقعہ تلاش کر رہی ہے

میں قرار چاہتا ہوں اس تاریکی سے، ان روشن نقطوں سے، جو میرے ذہن کے کینوس پر اُبھر اُبھر کر ڈوبتے ہیں۔ اور ڈوب ڈوب کر اُبھرتے ہیں ان روشن نقطوں نے مجھے مفلوج کر چھوڑا مجھے ناکارہ بنا دیا۔ دل کی جگہ ڈنگ مار مار کر ہر نقطہ روشن ہوتا گیا، وہ سبھی نقطے آج محوِ رقص ہیں میری بربادی کا جشن منا رہے ہیں۔ ہاں جشن۔! میرے ارمانوں کی لاش نوچ کر، بے گناہوں کے صف میں کھڑا، میرا تمسخر اُڑا رہے ہیں۔!

اب وہ ستارے ہیں، نقطے ہیں، جنہیں چھوا جا سکے۔ میری پہونچ سے بہت دُور۔ وہ آسمان کی وسعتوں میں جگمگا رہے ہیں۔

میں بھٹک رہا ہوں۔ ان روشن ستاروں کو دیکھ کر کڑھتا ہوں۔ میرے کڑھنے سے کیا ہوگا۔ اب تو روشنی ملنے سے رہی، ان ستاروں

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

کی روشنی، مدھم نہیں پڑ سکتی، وہ چمکنا نہیں چھوڑ سکتے۔!

ہوئی تو ہو کے رہتی ہے کس کے روکنے سے آج تک یہ ٹلی ہے۔ میں اندھیروں میں بھٹک رہا ہوں، ناہموار راہوں پر چلے جا رہا ہوں، گرتا پڑتا، ٹھوکریں کھاتا۔ اسی آس کے سہارے کوئی نقطہ ابھرے گا۔ مجھے راہ دکھائے گا۔ میری راہبری کرے گا۔!

لیکن۔!

کئی وسوسے ذہن کے دریچے پھلانگ کر مجھے روک رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں۔ اب کوئی نقطہ نہیں ابھرے گا۔ دل کش پیکر میں ڈھل کر تمہارے رُوبرو نہیں آئے گا۔ اب اس بھرم کو ختم ہونے دو، لوٹ آؤ، مکر و فریب کی جانب۔ تمہیں سب کچھ ملے گا۔ تمہاری پُوجا ہوگی۔ کیونکہ آج کل مکر و فریب کی ہی پُوجا ہوتی ہے۔ اب اگر کوئی نقطہ اُبھرے گا بھی، تو وہ تجھ سے روشنی کی آخری رمق بھی چھین لے گا جس کے سہارے تو ان اندھیروں سے لڑ رہا ہے۔

رات اپنے شباب پر ہے، مجھے لگتا ہے اس رات کا سویرا کبھی نہ ہوگا۔ یہ ڈھل تو جائے گا پر میرے ناکارہ وجود کو فنا کر کے۔!

میں پیچھے مُڑ کر دیکھتا ہوں۔ چھوڑتے ہوئے قدموں کے نشان میرا تعاقب کر رہے ہیں اس پُرخار راہ پر جب میں چل پڑا تھا، تب آفتاب اپنی نصف مسافت طے کر چکا تھا۔ تب رات دُور کسی دیس میں اپنا آنچل ڈالے ہوئے تھی۔ گمان بھی نہ تھا کہ اندھیرے اتنے گہرے ہوں گے۔

ابھی ابھی کی تو بات ہے۔!

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

ہر سو روشنی کا پہرہ تھا۔ روپہلی دھوپ میں وہ نقطہ لکیروں میں ڈھل گیا تھا۔ قوس و قزح ایسے رنگ پھیلتے گئے اور ایک سیمیں تن کی شکل اختیار کر لی تھی۔

دل شاد ۔۔۔!

ہاں وہ یہی نام لے کر میرے سامنے آ گئی تھی۔ میں نے اسے ہر سانس میں لبایا تھا۔ رگ و پے میں سمایا تھا۔!

"تم کون ہو؟" میں نے پوچھا تھا۔

"تمہاری منزل!" وہ آواز کانوں میں رس گھولتی ہوئی میرے دل میں اُتر چکی تھی

"میرا ہاتھ تھامو گے؟ کہ جھٹک نہ دو گی۔" میں نے اپنا ہاتھ اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا تھا۔

"ایسا کیوں سوچتے ہو۔" اُس کے چہرے پر حیا کا مہین پردہ لہرا گیا تھا۔

"اُجالے کے بعد اندھیرا بھی تو چھا جاتا ہے۔" اس کا چہرہ جذبات کی حدت سے پگھلنے لگا۔

میں نے فرطِ مسرت سے اسے اپنے بانہوں کے حلقے میں جکڑ لیا۔ شرم سے اس کا سر دھیرے دھیرے جھکنے لگا۔

"دل شاد ۔۔۔" میرے دل کے گوشے سے آواز اُبھری تھی۔

"ہوں ۔۔۔" اس کی دھیمی سرگوشی سے میرے دل کی تار جھنجھنا اُٹھے تھے۔

"کیا تم اندھیروں میں بھی میرا ساتھ دو گی ۔۔۔!" میں نے پوچھا۔

"ہاں ۔۔۔ لیکن اُجالوں میں نہ کہ تم اندھیروں کے بارے میں کیوں سوچتے ہو، ۔۔۔ تمہاری یہ فلسفیانہ باتیں مجھے بالکل اچھی نہیں لگتیں ۔۔۔" وہ خفگی سے بولی تھی۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

"کیا اُجالے سدا ٹھہریں گے۔"

"پھر وہی فلسفہ۔" وہ بانہوں کا حلقہ توڑ کر رُوٹھ گئی۔

"دلشاد۔" میں پکار اُٹھا۔

"کیا ہے۔" اس کے لہجے میں تلخی گھل گئی۔

"للّٰہ مجھ سے نہ روٹھو، اب کبھی ایسی باتیں نہ کروں گا۔" میرا لہجہ درد سے پُر تھا۔

وہ کھلکھلا کر ہنس پڑی اور کہا "اب اگر ایسی باتیں کیں تو میں سدا کے لئے رُوٹھ جاؤں گی۔"

"نہیں۔ نہیں۔ ایسا ظلم کبھی نہ کرنا۔" میں چلّا اُٹھا تھا۔

ہم دونوں چلتے گئے، ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے، آنکھوں میں بہاروں کے خواب بسائے۔

ایک نئی ڈگر کی جانب۔ جہاں سے ہمیں لوٹ کے نہ آنا تھا۔ پیچھے مُڑ کے نہ دیکھنا تھا۔ بس قدم آگے بڑھانے تھے۔

ابھی ہم دو کوس بھی نہ چلے تھے کہ محشر کا شور اُٹھا۔ دلشاد نے مُڑ کے کیا دیکھا۔ لوگوں کے اژدھام نے اُسے نگل لیا۔ وہ کھو گئی، میں اکیلا رہ گیا۔ میں نے اُسے دُنیا کی بھیڑ میں تلاش کیا۔ خاک چھانی اور گرتا پڑتا بہت دُور نکل آیا۔

رات کی سیاہی اُجالوں پر غالب آ گئی تھی اور میں نے صرف ایک آہ بھری اُن لمحوں سے چھٹکارا پانے کی غرض سے جو میرے ذہن کے ساتھ چپکے ہوئے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

تھے۔ میں کلی طور پر ذہن کے کینوس کو صاف کرنا چاہتا تھا۔ یادوں کو کھرچ دینا چاہتا تھا، غلط سلط رنگوں سے رنگے کینوس کو پائیدار رنگوں سے سجانے کے لئے۔ پر وہ رنگ اتنے گہرے اور کشف ثابت ہوئے کہ اُترنے کا نام ہی نہیں لیتے۔ پھر اس پُرخار راہ پر کئی لفظ اُبھرے۔ مختلف دلکش پیکروں میں ڈھل کر۔ پروین، خالدہ، میمونہ، ریٹا، سروج، شکتی اور شبنم مختلف نام لے کر ملتے گئے۔ ہر پیکر کی زبان پر یہی ہوتا۔ میں تمہاری منزل ہوں، وہ مجھ سے روشنی چھین کر آسمانی وسعتوں میں ستاروں کی صف میں جا کھڑا ہوئے۔ وہ دسو سے ذہن کے نہاں خانوں میں سو چکے ہیں۔ میں مبہم اُمید کے سہارے آگے بڑھ رہا ہوں۔ بادل دھیرے دھیرے چھٹ رہے ہیں۔ ستارے ٹمٹما رہے ہیں۔ دفعتاً ایک ساتھ کئی ستارے ٹوٹ کر تاریکی میں سما جاتے ہیں مجھے لگتا ہے جیسے میرے ذہن کے کینوس پر ابھرے روشن لفظ پاش پاش ہو رہے ہیں۔

میں اطمینان کا ایک گہرا سانس لیتا ہوں۔۔۔!!!

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

پگھلتے رشتے

طیارہ رَن وے چھوڑ رہا تھا۔ ایئر ہوسٹس کی مترنم آواز وقفہ وقفہ سے گونج رہی تھی۔ "پلیز فاسٹن یور سیفٹی بیلٹس — تھینکس —!"

بیلٹ کس کر میں اس لڑکی کے سراپا کا جائزہ لینے لگا جو میری ساتھ والی نشست پر لائف کے صفحے اُلٹ پلٹ رہی تھی۔

وہ اس موڑ کو پیچھے چھوڑ چکی تھی جہاں بچپن جوانی کے گلے ملتا ہے۔ میانہ قد، گندمی رنگت، بڑی بڑی گہری سیاہ آنکھیں، بال ترشے ہوئے ہیجا بوائے سٹائل اور اُوپر والے ہونٹ کے کنارے ہلکا ہلکا سرمئی غبار جو چہرے کی نمایاں خصوصیت تھی۔

اس کے خدوخال دلکش نہیں، لیکن بیل باٹم پر ہلکے آسمانی رنگ کے ڈھیلے ڈھالے کُرتے نے اُسے پُرکشش بنا دیا تھا —!

میں اُسے دیکھتا ہی رہ گیا۔ غیر ارادی طور پر اُس نے میری طرف دیکھا لبوں پر ہلکا تبسم بکھیرا۔ اور دوبارہ لائف سے کھیلنے لگی —!!

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

"محترمہ، بیلٹ کس لیجئے" میں نے لفظ بلفظ نول کر کہا۔ کہیں اس کی خفگی اڑھائی تین گھنٹے کے سفر کو اذیت ناک نہ بنا ڈالے۔

"جی ---" وہ چونکی اور اپنے لبوں پر "مونالیزا" کی مسکراہٹ لاتے ہوئے کہا۔ "آپ مجھ سے مخاطب ہیں کیا ---؟"

"جی ہاں --- بیلٹ کس لیجئے ---"

"اوہو --- میں تو بھول ہی گئی تھی ---" مونالیزا کی مسکراہٹ گہری ہوتی گئی اور مخروطی انگلیاں سیفٹی بیلٹ کسنے لگیں۔

"آپ کہاں تک جا رہی ہیں ---" میں نے سلسلۂ کلام ٹوٹنے نہ دیا۔

"جہاں یہ طیارہ لے جائے ---" اس کی آنکھوں میں عجیب چمک پیدا ہو گئی جسے میں کوئی نام نہ دے سکا۔

"تو ہماری منزل ایک ہے ---" دو معنوی فقرہ کس کر میں نے موضوع کو ختم ہونے سے بچا تو لیا لیکن ڈر تھا کہ کہیں اس کا چہرہ غصہ کی لالی میں رنگ نہ جائے۔ برعکس اس کے سپید موتیوں ایسے دانتوں نے لبوں کی حصار توڑ دو، وہ کھلکھلا کر ہنس پڑی ---

"کیا ایسا ممکن ہے ؟ ---"

"کیوں نہیں، ہم سفر جو ٹھہرے --- میں جذبات کی حدت سے پگھل رہا تھا۔ اس کا چہرہ جذبات کی رُو سے بالکل عاری تھا --- لیکن میں پگھلتے پگھلتے ہوا کے ساتھ تحلیل ہو گیا۔ طیارہ کی رفتار سے تیز ہوا

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

کرنا لگا ۔ !!

" میں نے تمہیں گل کی نرم و نازک پنکھڑیوں میں دیکھا ہے۔ شبنم کی ٹھنڈک سے محسوس کیا ہے۔ تم وہ شبیہہ ہو جسے میرے تصور نے پال کے جوان کیا ہے، یقین مانو، یہ شاعرانہ باتیں نہیں، میرے دل کی آواز ہے۔"

" آپ تو ایک ہی سانس میں بہت کچھ کہہ گئے ۔ دم تو لیا ہوتا، مجھے بھی کچھ کہنے کا موقعہ دیا ہوتا ۔ اب کہنے کو باقی رہا ہی کیا ۔ !"

" سچ ۔ کیا تم بھی ۔ !" حیرت و انبساط کے گھلے ملے لہجے نے اس سے پوچھا تھا۔

" ہاں ہاں ۔ اس میں اچنبھا کیا ۔ کیا آپ میرا تخیل نہیں ہو سکتے ۔"

" یقین نہیں آتا ۔"

" کرنا ہی پڑے گا ۔"

اس کی نگاہیں دھیرے دھیرے میرے دل میں اترنے لگیں۔

میں نے وفورِ مسرت سے اس کے ملائم ہاتھ کو زور سے دبایا، ہونٹوں سے لگایا ۔ وہ شرما گئی ۔ اور منہ دوسری جانب پھیر کر ہاتھ چھڑانے کی کوشش کرنے لگی۔

" اب یہ عمر بھر نہیں چھوٹے گا ۔" میں نے اس کی کلائی مضبوطی سے تھام لی ۔ !

اس نے کوئی مزاحمت نہ کی ۔ !

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

"تم نے اپنا نام نہیں بتایا۔ نہ بتاؤ۔ تم تو دل شاد ہو۔ ہاں میری دلشاد ۔۔۔ میں نے تمہیں اسی نام سے جانا ہے، پوجا ہے۔۔۔"!

"دل شاد۔۔۔ بڑا ہی خوب صورت نام ہے تمہارے تخیل کا۔ اور میرے تخیل میں، تیری تلاش میں سالہا سال سے بھٹک رہی تھی۔" لمحہ بھر کے لئے اس نے شرم کا، پردہ اپنے چہرے پر سے ہٹا لیا۔

"پھر کیا خیال ہے۔"

"کس کے متعلق"۔۔۔ وہ بے چین ہو کر بولی۔!

"شادی"۔۔۔!

"اتنی جلدی۔۔۔ ابھی تو ملے ہیں، گھل مل بھی نہیں گئے۔۔۔"

"ایٹمک دور ہے۔ پل میں کیا سے کیا ہو جائے۔۔۔!"

"لیکن یہاں۔۔۔"

"نہیں ایئرپورٹ پہنچتے ہی سیدھا کورٹ۔۔۔ بولو منظور۔۔۔"

"منظور۔۔۔!" اثبات میں جواب دیکر حیا کا مہین پردہ پھر سے چہرے پر لہرا گیا۔

"مبارک ہو، اب آپ لائف پارٹنر ہو گئے۔۔۔!"

ایک پُروقار آواز نے مجھے چونکا دیا۔

شادی کے رول کئے ہوئے سرٹیفکیٹ کو مضبوطی سے تھام کر ہم دونوں ایک دوسرے کا سہارا بن کر کورٹ سے باہر آ رہے تھے۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

"ہنی مون کے لئے ہوٹل کیا رہے گا۔" میں اسے چھیڑنے لگا۔

"ہٹئے۔ آپ پل میں بے شرمی پر اُتر آتے ہیں۔" وہ مصنوعی خفگی سے بولی،

"اس میں شرم کا کیا دخل۔ ابھی بھی اگر کوئی سرحد باقی ہے تو اسے بھی پھلانگیں گے۔" میں نے اس کے اور اپنے درمیان کے سارے فاصلے مٹا دیئے۔

"جیسے آپ کی مرضی ہے۔" وہ میرے سینے سے آ لگی اور سر دھیرے دھیرے جھکنے لگا۔

ہوٹل اشوکا کی دیو قامت بلڈنگ کے سامنے ٹیکسی رُکی اور ہم دونوں ایک تمام ڈگر کی جانب قدم بڑھانے لگے۔ وہ مسرت سے اِدھر اُدھر جھول رہی تھی اور میرے قدم بوجھل پڑ رہے تھے۔

"شادؔ۔" میرے دل کے گوشوں سے آواز اُبھری۔

"ہوں۔" دھیمی سرگوشی۔ جیسے کوئی بہت دُور سے بول رہا ہو۔!

"کہاں کھو گئیں۔" میں نے اُسے جھنجھوڑا۔

"سوچ رہی ہوں مجھے توقع سے کہیں بڑھ کر ملا۔"

"مجھے نہیں۔!" میری باہوں کا دائرہ تنگ ہونے لگا۔

"چھوڑیئے۔ نہیں تو۔" اس کی شوخیاں عروج پر پہونچ گئیں۔

"نہیں تو کیا۔" میری نگاہوں نے جواب مانگا۔!

جواب میں اس نے اپنے مرمریں جسم کو ڈھیلا چھوڑ دیا۔ نئی زندگی کی پہلی مہکتی رات نے شام پر اپنے پَر تول ڈالے، کمرہ دلشاد کے کنوارے جسم کی

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

خوشبو سے بھر گیا۔ ایک ایسی خوشبو۔ جس نے مجھے مدہوش کر دیا۔ ہم دونوں کھو گئے۔ منزل کی چاہ میں۔!

ہر صبح ہمیں شام کا احساس دلاتی رہی اور شام مہکتی رات کا۔

دن کٹتے گئے رات ڈھلتی گئیں۔ مہینے بنتے گئے۔ مہینوں نے سال کو جنم دیا اور شادنے خوبصورت ساجد کو!

ساجد اس کی چھاتی سے چمٹا ہوا تھا، وہ اسے تھپکیاں دے رہی تھیں اس کا چہرہ ممتا کے ساگر میں غوطہ زن تھا۔!

"ایک ہی سال میں ہم اتنے غیر ہو گئے کہ اب ہم سے نظر ہی نہیں ملائی جاتی۔" میں نے ساجد کو اس کی چھاتی سے الگ کرنے کی کوشش کی۔!

"بچوں جیسی حرکتیں ہیں تمہاری۔ اگر پھر سے رو پڑا تو چپ کرانا مشکل ہو گا۔" اس نے میرا ہاتھ جھٹک کر کہا۔

ہم دونوں کی کشمکش بڑھی، ساجد نے آنکھیں کھولیں اور رو پڑا۔

"لو اب چپ کراؤ۔" وہ ناراض ہو کر بولی۔

دفعتاً ایک زور کا جھٹکا ہوا۔ شاید بھونچال تھا۔

"دلشاد۔" میں پوری قوت سے چیخ پڑا۔

کوئی مجھے جھنجھوڑ رہا تھا۔ میں نے آنکھیں کھولیں تو "مونا لیزا" کی مسکراہٹ نے میرا استقبال کیا۔

"آپ شاید کوئی ڈراؤنا خواب دیکھ رہے تھے۔" اس کا لہجہ طنزیہ تھا۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

"بھونچال۔" میرے اُلجھے ذہن نے پوچھا۔

"نہیں۔ طیارہ لینڈ کر رہا ہے۔" وہ ہنس پڑی۔

میں نے اپنے حواس یکجا کئے۔ لطیف خواب بکھر چکا تھا۔ وہ برابر مجھے حیرت بھری نظروں سے تک رہی تھی۔

"دلشاد آپ کی مسز ہے کیا۔" اس نے اشتیاق سے پوچھا۔

"نہیں صرف خواب۔" میں نے اس کے دل میں اُترنے کی کوشش کی۔

"کبھی کبھی خواب انسان کی جان بھی لے لیتے ہیں۔" وہ میری آنکھوں میں اُتر آئی۔

"باتوں سے آپ ڈاکٹر لگتی ہیں۔"

"ہاں ڈاکٹر منظورہ اور آپ۔" وہ بولی۔

"جاوید۔ میں ایک کاروباری آدمی ہوں۔"

"لیکن کاروباری آدمی آپ کی طرح خواب تو نہیں دیکھتے، یہ کام تو شاعروں اور ادیبوں کا ہے۔"

"کاروباری آدمی انسان نہیں ہوتے کیا۔؟" میرے لہجے میں درد کی ہلکی سی آمیزش تھی۔

"آپ تو حد درجہ کے جذباتی ہیں، چلئے اس موضوع کو یہیں ختم کریں" وہ مجھے میٹھی نظروں سے گھورنے لگی۔ "آپ کتنے دن یہاں ٹھہریں گے۔"

"ہفتہ بھر۔" میرے جذبات پگھلنے لگے۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

"بتا نہیں سکتی۔" وہ لائیٹ کو رول کر کے بولی۔

"کیوں ــــ؟"

"آپریشن کا معاملہ ہے۔ آج ہو جائے تو دو چار روز کے بعد واپس جاؤں گی۔"

"میں سمجھا نہیں۔" میں نے قدرے بے چین ہو کر پوچھا۔

"مجھے اپنا آپریشن کرانا ہے۔" اُس کے لبوں پر پھر وہی "مونالیزا" کی مُسکراہٹ چھا گئی۔

"اپنا آپریشن۔ آپ تو اچھی بھلی ہیں۔" میں نے حیرانگی سے کہا۔

"میری بیماری ہی عجیب ہے۔ میں پہلے بھی تین بار اپنا میڈیکل چیک اپ کرانے یہاں آ چکی ہوں۔ وہ رُک رُک کر بول رہی تھی۔" میں اپنے جسم میں عجیب سی تبدیلی محسوس کرتی ہوں۔ پانچ سال پہلے میں نے اس بیماری کو محسوس کیا تھا اور اب ڈاکٹروں کے مشورے کے مطابق میرا آپریشن ہوگا میری جنس تبدیل ہو گی ــــ!"

مجھے ایسا لگا جیسے اُس کی آواز طیارہ کے انجن کے شور نے دبوچ لی۔ طیارہ رَن وے پر دھیرے دھیرے رینگ رہا تھا۔ اور مجھے محسوس ہوا۔ وہ رَن وے پر کھڑا دوسرے طیارہ کے ساتھ ٹکرا کر پاش پاش ہو ہو

ــــ!!

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

چاند کا داغ

پسینے کی بدبو میرے تنفس کے ساتھ رچی بسی ہے۔!
میں اپنے بوجھل وجود کو گھسیٹتا ہوا نہر و پارک سے گھر کی جانب موڑتا ہوں
گرمی کی شدت سے میرا بدن جھلس چکا ہے، پسینے سے پاؤں پھول چکے ہیں
درد کی ناقابل برداشت ٹیسیں انہیں بے حس کر چکی ہیں اور مجھے ایسا لگتا
ہے کہ جیسے وہ جوتے کی سلائی پھاڑ کر باہر آ نکلیں گے!

فقط ڈیڑھ دو فرلانگ چل کر میں سستانے کے لئے رک جاتا ہوں، پاؤں کی انگلیوں
کو اندر ہی اندر سمیٹ لیتا ہوں، انہیں حرکت دیکر کچھ کچھ سکون سا پاتا ہوں
اور غیر شعوری طور پر میرے منہ سے، ان تنگ جوتوں کا فیشن ایجاد کرنے
والے کے نام کئی صلواتیں نکلتی ہیں۔!

اچانک میری توجہ، ڈل کے سینے پر ابھی ابھی ابھرے ہوئے روشنی
کے ایک قمر کتے ہیولے کی جانب مبذول ہو جاتی ہے۔ میں جو نگاہ کا زاویہ
بدل کر اوپر نظر اٹھاتا ہوں تو چاند کو دیکھ کر ایک انجانی سی مسرت سینے میں
سر ابھارتی ہے۔ جس نے اپنی زرد روشنی سے رات کی کالی چادر کا رنگ

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

چاک کر دیا ہے۔ تھوڑی دیر پہلے سیمنٹ کے کھمبوں کی نیلگوں روشنی جو فخر سے سر اٹھائے کھڑی تھی، اب چاند کے نکلتے ہی شرما کر ماند پڑ چکی ہے۔ چاند کی تابناکی ان پر حاوی ہو چکی ہے اور اب یہ سیمنٹ کے کھمبے یونہی بے مقصد استادہ ہیں۔

یہ نظام ایسے ہی چلتا آیا ہے اور یونہی چلتا رہے گا۔! ہر ایک کی روشنی اسی طرح کسی نہ کسی کے سامنے ماند پڑ جاتی ہے، چاند بھی تو سورج کی پہلی کرن کے ساتھ ہی اپنی تابناکی کھو دیتا ہے۔ یہاں پر ہر ایک کسی نہ کسی پر حاوی ہے۔ یہ تو ازل سے ہوتا آیا ہے، شاید ابد تک ایسے ہی چلتا رہے۔!

میں چاند کو غور سے تکنے لگتا ہوں۔ کالے کالے دھبے، جن سے اس کی تابناکی میں کمی آ چکی ہے۔ بدنما داغوں نے اس کی خوبصورتی کو ابھرنے نہیں دیا ہے۔

"چاند۔!" میں زیر لب بڑبڑاتا ہوں۔ "کتنا لطیف نام ہے اور کتنا پُراسرار بھی۔!" یہ تو روز ازل سے ہی انسان کے لئے ایک معمہ بنا ہوا ہے۔ دُنیا کے بڑے بڑے سائنسدانوں کی مختلف رائیں اور اس کی سطح پر عجیب و غریب مخلوق ہونے کی قیاس آرائیاں۔! سبھی کچھ تو آج عیاں ہو جائے گا۔

آج کی رات اس کی ساری پُراسراریت سے پردہ سرکانے کے لئے وجود میں آئی، آج جبکہ دو انسان اس کی سطح پہ قدم ڈال دیں گے تو صبح آفتاب کی کرنیں وہ سارے بھرم کھو لدیں گی۔ جن پر اس وقت پردہ پڑا ہوا ہے۔ ساری دُنیا حقیقت سے آشنا ہو جائے گی۔!

اچانک ڈل کے سینہ میں ہلچل سی مچ جاتی ہے۔ میرے خیالات منتشر ہو جاتے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

ہیں۔ ایک موٹر بوٹ ڈل کا سینہ چیرتے ہوئے میرے سامنے ایک زناٹے کے ساتھ گذر جاتا ہے۔ میں کانپ سا جاتا ہوں کیونکہ مجھے ایسا لگتا ہے کہ جیسے اُس روشنی کے خنجر کتے ہیولے کو کسی کالے دیو نے نگل لیا ہو۔! اُسے پاش پاش کر دیا ہو۔!! اور پھر بہت سارے کالے دیو اسکی روشنی چھیننے کے لئے ایک دوسرے پر جھپٹ پڑے ہوں۔ اس روشن ہیولے کی بوٹی بوٹی نوچ ڈالنے کے لئے، ایک دوسرے پر سبقت لے رہے ہوں۔! مجھے ایسا گمان گذرتا ہے کہ جیسے نیل آرم سٹرانگ نے چاند کی سطح پر اپنا بایاں پاؤں ڈالدیا ہو اور دنیا کے سبھی ممالک اپنی اپنی مُہار کا دیاں، امریکہ جیسے اُس عظیم ملک کو بھیج رہے ہوں جو آج تک کالے، گوروں کا مسئلہ حل کرنے میں ناکام رہا ہے۔ جہاں کالے چہروں پر سفید دیو جھپٹتے ہیں۔!

دھیرے دھیرے روشنی کے وہ اَن گنت سہمے سہمے نقطے، پھر سے اپنی اصلی شکل میں آنے کی کوشش کرتے ہیں اور اپنی وہی سہمی روشنی یکجا کر کے پھر سے اُسی روشن ہیولے کی صورت میں، تھرکنے لگتے ہیں۔! میں اطمینان کا سانس لیتا ہوں۔

پھر جیسے روشنی کا تھرکتا ہیولا، ذرّوں کے رُوپ میں بدل گیا ہو، جو ہانپتی کانپتی کھیتوں کی آڑی ترچھی پگڈنڈیوں پر بھاگی جا رہی ہو۔ اُس کے پیچھے بہت سارے کالے دیو اُس پر جھپٹنے کے لئے دوڑ رہے ہوں۔ پھر اُس نے اُن کے ظالم پنجوں سے بچنے کے لئے سبز کائی کا لبادہ اوڑھ لیا ہو،

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

اور وہاں پہ مجھے دیکھتے ہی میرے سینے سے آگ لگی ہو۔ "مجھے ان ظالموں سے بچاؤ۔ وہ میری عزت کو اُس لوٹنے ٹھیکیدار اکبر ڈار۔" اس کے آگے وہ کانپتا وجود کچھ نہ کہہ پایا۔ وہ کالے دیو میرا سایہ دیکھتے ہی بھاگ چکے ہوں۔ میں نے ذون کو تسلی دیکا اپنے ساتھ کر لیا ہو، اس روشن پرلے کو اپنے حسین تخیل کے ساتھ ملا لیا ہو! اُسے دنیا بھر کے کالے دیوؤں سے بچانے کے لئے زندگی کا ساتھی چن لیا ہو!

میں گھڑی دیکھتا ہوں۔ گیارہ بج چکے۔ میرے قدم تیزی سے نگر کی جانب بڑھنے لگتے ہیں، مجھے اب کسی چیز سے دلچسپی نہیں۔ ذون کی باہوں کے سوا باقی سارے خیالات تھک کر سو چکے ہیں۔ پاؤں کی وہ ناقابل برداشت ٹیسیں جو تھوڑی دیر پہلے مجھے نڈھال کر چکی تھیں، اب بالکل دب کر رہ گئیں ہیں۔ ڈل کی خوبصورتی ذون کا تصور آتے ہی پھیکی پڑ چکی ہے۔ مجھے اب کوئی خیال نہیں، صرف اُس روشن پرلے کے سوا جس نے میری زندگی کو تابناکی بخشی ہے! یہ چاند بھی اب مجھے پھیکا پھیکا سا لگتا ہے جس کی پُراسراریت آج ختم ہونے والی ہے۔!

اپنی گلی کے نکڑ پہ پہنچتے ہی جو غلام قادر کے مکان کی طرف نظر پھیرتا ہوں تو وہ حقہ کے نئے مُنہ میں دبائے، کھلی میں بیٹھے دھیان سے ریڈیو سے نشر ہونے والی کمینٹری سُن رہے نظر آتا ہے۔ وہ مجھے دیکھ کر ہلکے سے کھانسنے لگتا ہے۔ میں نظریں نیچی کر کے اپنے صحن کا دروازہ کھولتا ہوں۔ ٹامی گرد دُم ہلاتا ہوا میرے پیچھے آتا ہے۔ میری ایک ہلکی سی تھپکی لے کر وہ واپس صحن کے کونے میں جا کر اونگھنے لگتا ہے۔ اندر کمرے کے صحن متقابل جونہی میرا ہاتھ دروازے کو

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

کھٹکھٹانے کے لئے اُٹھتا ہے تو سناٹے کو چیرتی ہوئی دو کانپتی سرگوشیاں میرے ہاتھ کو لوہے کی سلاخ کی مانند سخت بنا دیتی ہیں۔!"

"اب کیا ہوگا۔!"

"گھبراؤ نہیں۔ میں کھڑکی سے کود جاؤں گا۔!"

اچانک کسی شے کے گرنے کی آواز کے ساتھ ہی ٹائیگر جاگ پڑتا ہے اور زور زور سے بھونکنے لگتا ہے۔

میرے کانوں میں وہ کانپتی سرگوشیاں گھلتی ہوا سینہ انڈیل چکی ہیں مجھے کچھ سوجھائی نہیں دیتا، کانپتے ہوئے روشن ہیولے کے ہاتھ دروازے کے پٹ کھولدیتے ہیں اور پھر روشنی کا وہ سہما نزکا ہیولا بستر میں دبک جاتا ہے۔ میں اپنے بستر پر تاریکیوں کے اتھاہ سمندر میں گرکر کنارا پانے کی تدبیریں سوچتا ہوں سورج کی پہلی کرن ایک نیا پیغام لے آتی ہے۔ "امریکہ نے چاند کی سطح پر اپنا جھنڈا گاڑ دیا۔" دنیا کے سارے ریڈیو اسٹیشن امریکہ کو اس یادگاری کارنامے پر مبارکبادی کے پیغامات دے رہے ہیں۔

چاند کی پُراسراریت ختم ہو چکی ہے وہاں چٹانوں اور تپتی صحراؤں کے سوا کچھ بھی نہیں۔ میرا ذہن زمین کی سرسبز وادیوں سے نکل کر چاند کی سطح کی جانب پرواز کرتا ہے۔ تپتی صحرا اور کھردری چٹانیں میرا استقبال کرتی ہیں۔ دور ایک روشنی کا ہیولا مجھے نظر آتا ہے، میں اسکی طرف بڑھنے لگتا ہوں۔ پھر اچانک روشنی کا وہ دہکتا ہیولا مجھے اپنی لپیٹ میں لیتا ہے۔ سہم کر میرے منہ سے چیخ نکل جاتی ہے آنکھیں کھل جاتی ہیں تو دن کا اجالا پھیل چکا ہے۔ منہ دوسری طرف کئے جانے کیسے وہ دن نہ ہو بلکہ امریکہ کے امدادی نڈر سے بھری ہوئی کوئی خیراتی شے ہو۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

زرد کے پیوند

..... وہ بے تحاشہ بھاگ رہا ہے جیسے اُس نے تب تک پیچھے نہ مڑ کر دیکھنے کی قسم کھا رکھی ہو۔ جب تک نہ اُن چاروں کے جوتوں کی آوازیں مدہم پڑ جاتیں جو بھوکے بھیڑیوں کی طرح اُس کے تعاقب میں لگے ہیں۔!

ڈاکٹر جاوید کی نگاہیں اُن سب کے تعاقب میں ہیں۔ اُس کے چہرے سے بے قراری جھلک رہی ہے، جیسے وہ اُس آدمی کے پکڑے جانے کا منتظر ہو۔

دفعتاً اُسے ٹھوکر لگی۔ وہ لہرا کر تارکول کی چکنی سڑک پر ڈھیر ہو گیا۔ وہ چاروں جھپکے لمحہ بھر میں وہ اُن کے ہاتھوں میں جھول گیا اور اُدھر ڈاکٹر جاوید نے اطمینان کا ایک گہرا سانس لیا.....

وہ جب مرینا میں داخل ہوا تو قدرے سہم گیا۔ اُس کی نگاہیں ایک ایسے شخص پر مذکور ہو کے رہ گئیں جسے وہ لگاتار ایک مہینے سے دیکھتا چلا آ رہا تھا۔ وہ آج بھی حسب معمول دسکی کے ہلکے ہلکے سپ لے رہا تھا۔ چہرہ پُراسرار۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

کو اس ورڈ پزل جس پر اگر نگاہ تک جاتی تو بوتل بھلیوں میں کھو جاتی، صرف کئی ایک سوالیہ نشان لے کر واپس لوٹتی ــــ!

کون ہے یہ ــــ؟

کہاں سے آیا ہے ــــ؟

اس کی آنکھوں میں غیر معمولی چمک کیوں ــــ؟

اُس نے ایک جُھرجھری لی۔ وہ سارے سوالیہ نشان ذہنی دریچے پھلانگ کر تریا کی الکوحک فضا میں جا تحلیل ہوئے ــــ خالی الذہن وہ کاؤنٹر کی طرف بڑھا۔ ہال کا ایک بھرپور جائزہ اُسے ایسا کرنے پر مجبور کر چکا تھا۔ سارے ٹیبل بھر چکے تھے۔ کہیں پر بھی کوئی کرسی خالی نہ تھی، ماسوائے اُس میز کے جہاں پر وہ پُراسرار شخص وسکی کے ہلکے سپ لے رہا تھا۔

کاؤنٹر کے قریب ایک خالی ٹوکری پر جم کر، خالی گلاس پر اُس کی گرفت مضبوط ہوتی گئی ــــ "بھئی پرکاش ــــ پلاؤ ــــ"

رم کے تلخ گھونٹ حلق سے اُترتے ہی وہ سارے سوالیہ نشان پھر سے اُس کے ذہن میں جاگ گئے ــــ "پرکاش لگتا ہے وہ کوئی غیر ملکی جاسوس ہے۔" پُراسرار شخص کی طرف اشارہ کر کے اُس نے ہوائی اڑائی۔

"بھئی ہوا کرے ــــ" پرکاش کا لہجہ تلخی سے پُر تھا، جیسے کسی نے زبردستی اُن کے حلق میں رم کی پوری بوتل انڈیل دی ہو، پھر بھی اُس نے اپنے چہرے سے ایسے سارے جذبات مٹانے کی بھرپور کوشش کی جو اُس کے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

خائف ہونے کی غمازی کر رہے تھے۔

"میں نے یہاں تک سُنا ہے کہ وہ کمیونسٹ ہے۔!" ڈاکٹر جاوید نے ایک اور قدم دیا۔ ایسا اُس نے اُسے چڑانے کی غرض سے کیا تھا۔ اُسے علم تھا کہ پرکاش کو کمیونسٹوں سے حد درجے کی چڑ تھی اُس کے کئی گاہک کمیونسٹ تھے جو صرف اُدھار یا مفت پینا جانتے تھے اُسے ایسے مفت خوروں سے سخت نفرت تھی جن کی رال دوسروں کے لبالب بھرے پیالوں کو دیکھتے ہی ٹپکنے لگتی۔

"کمیونسٹ ہو یا سوشلسٹ۔" وہ بُھن گیا۔ "ہمیں تو بل سے غرض ہے جس دن اُس نے کمیونسٹی دکھائی اُس روز مُنہ لگوں گا۔!"

"تو ظاہر ہے۔ تم اُس سے خائف ہو۔!"

ڈاکٹر جاوید نے اُس کی دُکھتی رگ پکڑ لی۔ دراصل جو ہچکچاہٹ اُس نے اس پر کسی تھی وہ اُس پر بھی صادق آسکتی تھی، اُس پُراسرار شخص کی آنکھوں میں کوبرا یا سانپ کی سی چمک تھی، جسے دیکھ کر ہر کوئی بھی مرعوب ہو سکتا تھا۔

"اور وہ تم سے ڈرتا ہے۔ کیوں۔؟" پرکاش کے لہجے میں بھلا کا طنز تھا۔ "اگر اتنے ہی دم خم ہیں تو اُس کے سامنے جاؤ۔ بات کرو۔ تب میں مانوں۔!"

"تو پھر طاؤ ہا تھ۔!" ڈاکٹر جاوید نے ترنگ میں آکر کہا۔ "اگر میں جیتا تو آج جتنا بھی پیوں گا۔ اُس کا بل نہیں چکاؤں گا۔ بولو منظور۔!"

منظور۔! پرکاش کا ہاتھ بھی غیر ارادی طور پر آگے بڑھا یا شاید اُسے یقین رہا ہو کہ جاوید شرط ہار جائے گا۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

رَم کے چار پیگ چڑھا کر اُس نے اپنے آپ کو اُس میز پر جانے کے لئے تیار کیا۔ یہ اُس کا اپنا تجسس تھا جس نے اسے شرط لگانے پر اُکسایا تھا۔

کانپتے قدموں کو سنبھالتے وہ اُس میز تک پہونچنے میں کامیاب ہو ہی گیا پُراسرار شخص کی گرفت گلاس پر جمی ہوئی تھی حالانکہ اب وہ خالی ہو چکا تھا۔ جھجکتی دیر تک اُس کی محویت نہ ٹوٹی تو ڈاکٹر جاوید ہلکے سے کھنکارا۔

"اور منگواؤں مسٹر....." ڈرتے ڈرتے اُس نے چند بے ربط الفاظ کا سہارا لیا تھا۔

پہلی بار دونوں کی نگاہیں ملیں ڈاکٹر جاوید کو ایسا لگا جیسے ان نگاہوں کی تیز آنچ سے اُس کا وجود پگھل رہا ہو۔ ان کی تاب نہ لاکر اُس نے نظریں جھکا لیں

"مجھے ڈاکٹر جاوید کہتے ہیں۔ میں یہاں کے پرسی ہسپتال میں تعینات ہوں" اُس نے نیچی نگاہوں سے ہی اپنا تعارف کرا لیا۔

"پرسی ہسپتال۔" تلخی سے پُر لہجے میں وہ بڑبڑایا اور ایک طویل سانس چھوڑ کر نگاہیں مرکری ٹیوب لائیٹ پر گاڑ دیں۔ جیسے اس روشنی کے سہارے وہ ماضی میں جھانکنے کی کوشش کر رہا ہو۔ چہرہ رنگ بدلتا گیا۔ زندگی سے یکسر عاری اور پھیکے رنگ۔ جیسے مایوسیوں کا برش اُس کے چہرے پر پھیر دیا گیا ہو۔! ڈاکٹر جاوید کو اُس کا چہرہ ایک پکا پھوڑا لگا جس کو بس ہلکا سا PRICK دینے کی ضرورت تھی اور پیپ خود بخود رسنے لگتا۔!

"آپ کہاں کھو گئے۔" اُس نے اُسے مایوسیوں کی گہری گھاٹیوں سے نکالنے کی سعی کی۔

CC-0. Jammu & Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

"جا۔!" جیسے کسی نے اُسے بھیانک خواب دیکھتے ہوئے اچانک جھنجھوڑ دیا ہو۔

"میں نے کہا۔ کہاں کھو گئے آپ۔!"

"اس مرکری ٹیوب لائٹ میں اپنی زندگی ڈھونڈ رہا ہوں۔" فلسفیانہ لہجے میں بڑا ہی کرب تھا۔!

"کچھ پہیلی سی لگتی ہے۔ مرکری ٹیوب لائٹ اور زندگی۔"

"ہاں میری زندگی۔ بس ایسی ہی دمک تھی اُس کے چہرے میں۔!"

"کس کے چہرے میں۔؟"

"چھوڑو ڈاکٹر۔ جب کہانی وہاں ہی لٹ چکا ہو تو منزل کا تذکرہ کیوں؟" اُس کے چہرے پہ تاریکیوں نے پڑاؤ ڈالے۔

"کیا اُس نے تمہارا ساتھ چھوڑ دیا۔" ڈاکٹر جاوید نے بیقراری کے عالم میں پوچھا۔

"نہیں ڈاکٹر۔ اُسے کوڑھ نے مجھ سے چھین لیا۔ پری ہسپتال میں کام کرتے ہوئے اس لئے خوب سمجھ گئے ہوں گے کیسی بیماری ہے۔!" اُس کی آواز میں بھلا کا درد تھا۔

"تو کیا آپ نے اُسے..... ڈاکٹر جاوید کو جملہ ادھورا چھوڑنا پڑا کیونکہ وہ نہایت ہی انداز میں چیخ پڑا تھا۔

"نہیں ڈاکٹر۔ میں اُسے چھوڑ کر کیسے چلی گئی میں اسے تو اس کے

CC-0. Lakshmi Treasury Digitized by eGangotri

کرتے تھک گیا۔ کہیں چلی گئی دیس دیس گھوما — پر وہ نہ ملی —!"

"شاید ہمارے پرسی ہسپتال میں ملے —!"

"نہیں ڈاکٹر — وہ اب کہیں پر نہ ملے گی —!"

تو پھر اب آپ اپنی زندگی برباد کرنے پر کیوں تلے ہو۔ وہ تو ملنے سے رہی پھر تلاش سے کیا حاصل —!"

"میں اب اسے نہیں، بلکہ اُس مرض کی تلاش میں ہوں جس نے اُسے مجھ سے چھین لیا۔ صرف یہی تمنا ہے کسی طرح مجھے بھی وہ مرض آدبوچے کم از کم میری بیقرار روح اُس کی پیاسی روح سے جا ملے —!" اُسکی آنکھوں سے آنسو کے دو موٹے موٹے قطرے بہہ کر ٹیبل پر پھیل گئے۔

ڈاکٹر جاوید کی آنکھوں کے سامنے اپنے ہسپتال کا انفیکشن گھومنے لگا۔ خوب صورت اور معصوم چہرے، جنہیں ایک موذی مرض نے بگاڑ کے رکھ دیا تھا۔ جن کی زندگی بے معنی تھی۔ جو اپنے وجود کو دھرتی کا ایک بوجھ تصور کرتے تھے جن کی کوئی منزل نہیں۔ جو موت کے انتظار میں آسمان کی طرف نظریں ٹکائے بیٹھے تھے۔ موت جو اُن کے لئے زندگی تھی

تین چار اخباری تراشوں سے منسلک محکمہ صحت عامہ کے سربراہ کی چٹھی نے لیپرسی ہسپتال میں کھلبلی مچا دی ہے اور اخباری تراشوں میں محکمہ کے سربراہ کو تاہل اور فرض ناشناس ایسے الفاظ سے نوازا

CC-0. Mumukshu Bhawan Varanasi Collection. Digitized by eGangotri

گیا ہے۔ شہر کے بارونق بازاروں پر کوڑھی بھکاریوں کی بڑھتی ہوئی تعداد پر گہری تشویش کا اظہار کیا گیا ہے۔ اسی لئے محکمہ کے سربراہ نے ڈاکٹر جاوید کو اس جانب فوری توجہ دینے کے لئے لکھا ہے اور وہ عملے کے چند افراد کے ہمراہ سرکاری وین لے کر نکل پڑا ہے۔

پرسی ہسپتال کی وین تین کوڑھی بھکاریوں کو اپنے اندر سما کر مولانا آزاد روڈ پر پوری رفتار سے جا رہی ہے۔ بڈشاہ پل کے قریب اچانک بریک چیخ پڑتے ہیں۔ وین رک گئی ہے۔ چار خدمتگار پیچھے سے اتر چکے ہیں اور فرنٹ سیٹ پر ڈاکٹر جاوید کے ہاتھ کے اشارے پر اس ہٹے کٹے کوڑھی بھکاری کو پکڑنے کے لئے دوڑ پڑے ہیں جو پل کے عین بیچ ایک پھٹا پرانا کمبل اوڑھے بیٹھا ہے۔ اس کے بے ترتیبی سے بڑھے ہوئے بال گرد سے اٹے ہوئے ہیں۔ ہاتھوں میں بندھی ہوئی سفید بنڈیج پر سرخ خون کے داغ اس کے مرض کی نشاندہی کر رہے ہیں۔

انہیں اپنی جانب آتے دیکھ کر اس نے وہ پھٹی پرانی کمبل دور پھینک دی ہے اور بھاگنا شروع کر دیا ہے۔

"نہیں۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔!" ڈاکٹر جاوید اس ہٹے کٹے بیہوش کوڑھی کو دیکھ کر چیخ پڑا۔ چاروں خدمتگار جو اسے اٹھا کر لائے ہیں حیرت کے عالم میں ڈاکٹر کی طرف دیکھ رہے ہیں۔

"اس کے ہاتھوں کے بنڈیج کھول دو۔" اپنے جذبات پر قابو پا کر اس نے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

تحکمانہ انداز میں اُن سے کہا۔ ہاتھوں کے بندٹیج کھل چکے ہیں۔ صاف و شفاف ہاتھوں پر مرض کی کوئی علامت نہ دیکھ کر وہ ایک ساتھ ہی حسرت کے چیخ پڑے ہیں۔

اِس دوران وہ ہوش میں آچکا ہے۔ اپنے اردگرد اِن چار افراد کو دیکھ کر جو اسے پکڑنے کے لئے دوڑے تھے، نفرت سے زمین پر تھوک دیا ہے لیکن ڈاکٹر جاوید کے چہرے پر نظر پڑتے ہی اس نے وحشیانہ انداز میں قہقہے لگانے شروع کر دیئے ہیں۔

"ڈاکٹر۔۔۔ مجھے منزل کا راستہ دکھاؤ۔" قہقہے آہستہ آہستہ ہچکیوں میں بدل چکے ہیں، وہ دوبارہ بیہوش ہو چکا ہے اور ادھر دُور مغرب میں آفتاب کا سنہری تھال پہاڑوں کے پیچھے چھپنے کی کوشش میں لگا ہے ۔۔۔!!!

ماہنامہ
علم و دانش
ادبی، تعلیمی، تاریخی، ثقافتی
علمی، ادبی اور معلوماتی رسالہ

عمر مجید کا دردبھرا ناول
درد کا دریا
بہت جلد منظرِ عام پر
آنے والا ہے ۔۔۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

راکھ اور سیپ

شلی!

یہ نام ہے اُس موڑ کا جہاں بچپن جوانی کے گلے ملتا ہے۔ میانہ قد، گندمی رنگت، بڑی بڑی گہری سیاہ آنکھیں، ستواں ناک۔ نہ دو خال دلکش نہیں پر کشش ضرور ہیں، ان سب خصوصیات کا مرکب ایک نام ہے اور وہ ہے شلی!

اس نام کے ساتھ جانے کیوں میرا دل ڈولنے لگتا ہے۔ عجیب سی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ جیسے یہ کسی لڑکی کا نام نہ ہو، ایک ہرا کچا آم ہو، جسے دیکھ کر ہی منہ میں پانیوں کے چشمے اُبل پڑتے ہیں۔!

شلی کو میں صدیوں سے جانتا ہوں۔ اُس سے میری ملاقات آدم کے زمانے میں ہوئی تھی اور تب سے اب تک ہم دونوں ہر دور میں آتے رہے ملتے رہے۔ میں اُسے چاہتا رہا اور وہ مجھ سے دُور بھاگتی رہی۔ ہمارا ابدی ملن نہ ہو سکا۔ میں ترستا رہا اور وہ تڑپاتی رہی۔ میں اُسے حاصل کرنے کے لئے اپنی ہستی مٹاتا رہا اور وہ مجھ سے بچتی بچاتی اپنی ہستی مٹاتی رہی۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

"شنی۔! میں اسے پکارتا ہوں۔" ہمارا ملن کب ہوگا۔!"

"جب دنیا نہ رہے گی۔" جذبات سے عاری چہرہ کے لب ہلتے ہیں۔

"ایسا کب ہوگا۔" میں بیقراری سے کہتا ہوں۔

"کیا قیامت پر یقین نہیں۔" سپاٹ چہرہ کے لب دوبارہ ہلتے ہیں۔

"قیامت کب آئے گی۔" میں دونوں ہاتھوں سے اپنا سر تھام لیتا ہوں۔

"جب ہمارا ملن ہوگا۔" وہ جواب دیتی ہے۔

قیامت اور ملن۔ ملن اور قیامت میں پھر انہی بھول بھلیوں میں بھٹک جاتا ہوں۔ گھپ اندھیرے مجھے اپنے آنچل میں لیتے ہیں۔ ایسے میں بھلا کوئی منزل کے نشان پا سکتا ہے۔؟ میں چلتا ہوں۔ آگے بڑھتا ہوں۔ پھر میرا وجود موم کے مانند پگھلنے لگتا ہے۔ میری ہستی انہی بھول بھلیوں میں فنا ہو جاتی ہے۔ گھپ اندھیروں کے نگہبان، میرے پگھلتے ہوئے وجود کو ایک نئے سانچے میں ڈھال لیتے ہیں اور اجالوں کی جانب پھینک آتے ہیں۔

"مجھے اس اجالے میں نہ پھینکو۔" میں تاریکی کے نگہبانوں کے آگے ہاتھ جوڑتا ہوں۔

"یہی تمہاری منزل ہے۔" وہ سبھی ایک ساتھ بول پڑتے ہیں۔

"لیکن شنی۔!

"وہ وہاں تمہارے انتظار میں بیٹھی ہے۔" وہ دور روشنی سے نہائے ہوئے ایک محل کی جانب اشارہ کرتے ہیں۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

"ہمارا مِلن تو قیامت کے روز ہوگا۔ تب تک میں کیا کروں۔"

"ہمارا کام تمہیں یہاں تک پہنچانا ہے۔ آگے جو جی میں آئے کرو۔" وہ مجھے اس روشنی کے سمندر میں پھینک کر اُلٹے قدموں واپس اندھیروں میں گم ہو جاتے ہیں۔

میں رینگتے رینگتے اس سمندر کے وسط میں پہنچ جاتا ہوں۔

میں وہاں پہنچ کر دم لیتا ہوں، جہاں زندگی ایک جیٹ طیارے کے مانند اُڑتی ہے۔

جیٹ طیارے — آواز سے تیز رفتار! وہ رفتار جو زندگیوں کو کچلتی، گھسیٹتی ہوئی لے جا رہی ہے —!

میں گھٹن محسوس کرتا ہوں، واپس گھپ اندھیروں کی جانب لوٹنا چاہتا ہوں — شکتی، ایک موہوم اُمید کے سہارے میں آگے بڑھتا ہوں۔ اُسے اپنانے کے لئے — قیامت لانے کے لئے —!

"شکتی —!"

"ہُوں —"

"کیا اب بھی کچھ وقت باقی ہے۔"

"ہاں —"

"اب انتظار کرنے کی مجھ میں سکت نہیں۔"

"سکت کا اس ATOMIC دَور میں کیا کام —!"

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

میں کچھ نہ سمجھتے ہوئے بے وقوفوں کی طرح اس کا منہ تکنے لگتا ہوں، اُس کے موتیوں کے سے سپید دانت لبوں کی حصار توڑ کر باہر آتے ہیں، وہ میری معصومیت پر کھلکھلا کر ہنس پڑتی ہے۔

"ابھی بھی نہیں سمجھے۔ ان ان کی سکت اب ایٹم اور ہائیڈروجن بم پر سما چکی ہے۔!

"تم ابھی وہی بابا آدم کی باتیں لے بیٹھے ہو۔" وہ مجھے سمجھانے لگتی ہے۔

"مجھے ایسی سکت نہیں چاہیے جو ساری دنیا سے سکت چھینے۔!" میں بیقرار ہو اُٹھتا ہوں۔

"لیکن دنیا یہی چاہتی ہے۔"

"دنیا کیوں ایسا چاہتی ہے؟"

"تاکہ قیامت آئے۔"

"قیامت۔!

"ہاں قیامت۔ ہمارا ملن۔!" پہلی بار اُس کا چہرہ مجھے جذبات سے پُر دکھائی پڑتا ہے۔

پھر چاروں طرف گھپ اندھیرا چھا جاتا ہے۔ دھول اُڑ رہی ہے۔ جسم اُڑ رہے ہیں۔ اندھیروں کے نگہبان شکتی کو اُٹھائے لے جا رہے ہیں۔

"میں چیخنے لگتا ہوں۔ شکتی۔!"

مگر آواز حلق کے اندر ہی دم توڑتی ہے۔ صرف اندھیروں کی

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

دھم آوازیں میرے کانوں سے ٹکرا رہی ہیں۔ "دنیا میں شانتی کا کوئی سچا پرستار نہیں۔!"

"لیکن میں۔!" میری آواز حلق سے باہر آنے کے لئے زور لگا رہی ہے

"تمہارے چاہنے سے کیا ہوتا ہے۔ تم اکیلے اسے حاصل کر کے کیا کر سکتے تھے۔" ذہن کی اندھیروں کی آوازیں۔

وہ میری نظروں سے دُور کر لی گئی ہے۔

"شانتی۔!" میں پوری قوت سے چیخ پڑتا ہوں۔

..... میں ہڑبڑا کر بستر سے اُٹھ بیٹھتا ہوں۔ میرا سارا بدن پسینے میں نہا چکا ہے۔

اُف کس قدر بھیانک خواب۔ لیکن وہ کون تھی۔؟

شانتی۔ کتنا خوبصورت نام ہے!

ذہن پر سے خواب کے اثرات زائل کرنے کے لئے میں ریڈیو آن کرتا ہوں..... آج ڈیڑھ سو امریکی بمباروں نے شمالی ویت نام کے اہم فوجی ٹھکانوں پر تقریباً پانچسو کامیاب حملے کئے، ویت نام کی جنگی تاریخ میں اب تک اتنے بمباروں نے کبھی بھی ایسے کامیاب حملے نہیں کئے.....

میں ریڈیو آف کر کے سوچنے لگتا ہوں۔ "کیا قیامت قریب ہے۔!"

"لیکن۔ شانتی۔!

کون ہے وہ۔ کہاں ہے وہ۔!!!

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

سوچوں کی یلغار

.... جھکڑ کا سا ارتعاش طوفان کی شکل دھارتا ہے۔ خونخوار لہریں مرنے مٹانے پر تل جاتی ہیں جن پر انسان تنکے کی طرح ڈوبنے اُبھرنے لگتا ہے اور ساحل تک پہنچنے کے لئے تگ و دو کرتا ہے۔ لیکن اس سمندر کا کوئی ساحل نہیں، کوئی جزیرہ نہیں، جہاں پل بھر اطمینان کا سانس لیا جاسکے منزل کا صحیح تعین کیا جاسکے۔ یہ سوچیں ہیں! جو انسان کو بہالے جاتی ہیں۔ بہت دُور۔ اور جب یہ دم توڑتی ہیں۔ طوفان تھم جاتا ہے۔ ذہن کے کینوس کے سارے رنگ دُھل جاتے ہیں۔ اس پر کوئی نقش نہیں رہتا تب ہاتھ خود بخود برش کی طرف بڑھتا ہے اور برش کورے کینوس کو زندگی بخشنے والے رنگوں کا انتخاب کرنے لگ جاتا ہے....

محترم تسلیم!

نیشنل آرٹ گیلری میں آپ کے "سوچوں کی یلغار" نے حد درجہ متاثر کیا۔ ذہن میں ہلچل مچادی۔ آپ کی اس دلکش پینٹنگ سے آپ

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

دیکھا ہے تب سے سوچوں کے بھنور میں پھنسی ہوئی ہوں، نکل بھاگنے کی سعی خواب کے مترادف لگتی ہے۔

خدا کرے وہ ہاتھ سدا برش سے کھیلتے رہے جس نے سوچوں کو زندگی بخشی ہے۔ کورے کینوس کو شاہکار کا روپ دیا ہے۔

بس میری دعا یہی ہے اگر قبول ہو گئی تو سمجھوں گی مجھے سب کچھ مل گیا۔!

(فن کی پجارن ۔ افروز گل)

محترمہ آپا جیاد!

"سوچوں کی یلغار" میں ایسی کوئی خوبی نہیں ہو کسی کو راغب کر سکے، منتشر سوچوں کو کینوس پر اتارنا، بھلا یہ بھی کوئی کارنامہ ہوا۔

میں یہ نہیں کہوں گا۔ آپ غلط بیانی سے کام لے رہی ہیں۔ ہاں اتنا ضرور کہہ سکتی ہوں، یہ زیادتی ہے۔! پھر بھی مجھے آپ کے خیالات کی قدر ہے سوچوں کا تعلق زندگی سے ہے، جس زندگی میں تڑپ ہو اس کی سوچوں میں تڑپ ہونا ایک قدرتی امر ہے۔ برش کی ہلکی سی جنبش زندگی پر سبقت لے جائے، یہ ناممکن ہے۔! ہاں اگر آڑی ترچھی لکیروں کا نام فن مصوری ہے، تو بلاشبہ میں مصور ہوں۔!

آپ کی دعا قابل قبول نہیں کچھ اور مانگا ہوتا تو شاید دینے والا فراخدلی سے کام لیتا۔

(خاکسار ۔ سجاں نثار)

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

——— (اپنے نمائندے سے) مصوری کے قومی مقابلے میں "سوچوں کی یلغار" نے میدان مار لیا۔ اس دلکش پینٹنگ کے خالق جانثار کو پانچ ہزار روپوں کے انعام کے علاوہ اعزازی سند کا حقدار قرار دیا گیا۔ لیکن تقسیم انعامات کی تقریب پر مصور موصوف کی غیر حاضری نے کئی شکوک کو جنم دیا۔ ہمارا نمائندہ ان کی ایک تصویر حاصل کرنے میں کامیاب ہوا ہے۔ جسے قارئین کی دلچسپی کے لئے ہم اس خبر کے ساتھ دے رہے ہیں۔

(ایک اخباری خبر)

محترم سلام و نیاز!

"سوچوں کی یلغار" کے خدا سے پہلی مرتبہ مخاطب ہو رہی ہوں۔ اس لئے قلم کانپ رہا ہے۔

آپ کی اس دل فریب پینٹنگ کی ہر لکیر کو پڑھا۔ یقین مانئے جب آپ پر غور کیا تو اپنا دھوکہ پڑ گیا۔ میں تو آپ کو "سوچوں کی یلغار" کی طرح پُراسرار سمجھ رہی تھی میرا خیال تھا۔ آپ کے چہرے پر اتنی ہی جھریاں ہوں گی جتنی لکیریں اس پینٹنگ میں ہیں! لیکن وہ تصوری شبیہہ اس وقت بری طرح مسخ ہوئی جب اخبار میں آپ کی خوبصورت تصویر دیکھی۔ آپ تو اپنی تخلیق سے بالکل مختلف نکلے خدا کرے آپ کے چہرے کی خوبصورتی آپ کی تصویروں میں بھی گھل جائے، اُن میں تلخیاں نہ ہوں۔ "سوچوں کی یلغار" کی طرح ہی

(آپ کی ——— اگر اس لائق سمجھیں۔ عائشہ سعید)

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

محترمہ خلوص و آداب!

خوبصورتی ناپائیدار ہے۔ اس چیز کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے جو تا ابد رہے۔ تصویروں کا ردشن پہلو تو ہر کوئی دیکھتا ہے۔ تصویر کے پیچھے کیا کچھ ہوتا ہے اس پر کوئی غور نہیں کرتا۔!

"سوچوں کی یلغار" کے خدا کو اگر آپ غور سے دیکھیں تو آٹھ سالہ کربناک ماضی کے گہرے نقوش ضرور نظر آتے۔!

"سوچوں کی یلغار" میرے اس ماضی کا ہلکا سا عکس ہے جس کا ہر رنگ تخیلوں سے پُر ہے۔

آپ چاہتی ہیں میرے چہرے ایسی خوبصورتی میری تخلیقات میں بھی گھل جائے ایسا ہونا ناممکن ہے۔!

(خاکسار۔ جانثار)

"سوچوں کی یلغار" نے زخموں کے دہانے کھول دیئے۔ پیپ پھر سے رسنے لگا۔ زخمی وجود زخمی روح کے گلے مل کر آنسو بہا رہا ہے۔ جنوں سر حد پھلانگ کر اپنی ساری تخلیقات کو نذرِ آتش کرنے پر تل جاتا ہے رسالے رنگ، برش اور کولے کینوس پھینکنے دوڑتا ہے۔

لیکن نہیں۔ میرا تخلیق کار کیا سوچے گا۔ میں بھی تو اس کا شاہکار ہوں۔ ادھورا ہی سہی۔ خوبصورت چہرہ لیکن داہنا بازو ناکارہ، کیسی تخلیق ہوں میں اسکی۔ بائیں ہاتھ سے اس کی دنیا کے رنگوں سے کھیلتا ہوں

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

کورے کینوس اسی ہاتھ سے زندگی پلٹتے ہیں۔!
(جانثار کی ڈائری کا ایک ورق)۔

..... اس نے اپنی جلتی آنکھوں پر پلکوں کے دبیز پردے گرا دیئے
رات کی سیاہی دھیرے دھیرے چھٹ رہی تھی اور اس کی نئی تخلیق مکمل
ہو چکی تھی۔

وہ اب سونا چاہتا تھا۔ مصوری کے قومی مقابلے کے لئے اس نے یہ تصویر
سوچوں کے گہرے ساگر میں ڈوب کر نکالی تھی۔

اس نے آنکھیں کھول کر پھر تصویر کو غور سے دیکھا۔ کہیں کوئی کسر
رہ گئی ہو، تصویر پر نظریں جما کر وہ سوچنے لگا۔ کیا عنوان ہو سکتا ہے ایک
مصور دانا بازو کٹا ہوا پالی پر ان گنت رنگ اور برش، سامنے ایزل
پر ایک سفید کینوس اور پس منظر میں قدرت کے کئی شاہکار ——
حسین دوشیزائیں۔ جنہیں وہ مصور کینوس پر اتارنا چاہتا ہے لیکن!
سوچیں نہ جانے کہاں چلی گئیں اور وہ نیند کی باہنوں میں جھول گیا

—!!

دسمبر ۱۹۷۲ء

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

لفظوں کی صلیب

میں ایک خط ہوں۔!

ایک ایسا خط جو ایک ڈرپوک ادیب کی ذہنی پریشانیوں کا آبگینہ ہے۔ میرا تخلیق کار بدقسمتی سے ایک ایسا کلرک بھی ہے جو دن بھر فائیلوں کی گرد جھاڑ کر، شام کو روکھی سوکھی کھا کر افسانے لکھنے بیٹھ جاتا ہے۔ میں حیران ہوں وہ عشق و محبت کے افسانے کیونکر گھڑتا ہے جبکہ وہ کسی لڑکی سے بات کرنے سے بھی ہچکچاتا ہے اور اگر جیسے تیسے بات کر بھی لے تو لال ٹماٹر ہو جاتا ہے

مجھے اپنے خالق سے شکایت ہے تو صرف اتنی کہ میری رگ رگ میں بے ترتیبی کیوں۔ الجھاؤ کیوں۔؟ بے ربط سے جملے جو بیچ بیچ میں قلم کی نوک سے قتل کئے گئے ہیں میرے بدن پر چابک کے نشانات کی طرح واضح ہیں۔ مجھے اپنے ان ناکارہ عضوؤں کو دیکھ کر گھن آتی ہے، میرے ہیت بگاڑنے کے باوجود بھی مجھے اُس سے نفرت نہیں، بلکہ ہمدردی ہے، مجھے جنم دے کر اس نے اپنے ہی پیروں پر کلہاڑی دے ماری۔ اُس کے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

کرکیٹر دل پر ایک ایسا دھبہ لگ چکا ہے جس نے پورے پانچ سال تک کے لئے اُس کی ترقی رُکوا دی، ہے نا یہ اُسکی زندگی کا سب سے بڑا المیہ۔!

میں بہت بہک گیا۔ دراصل اس کہانی کی شروعات یہاں سے ہونی تھی سلیم ایک ادنےٰ درجے کا سرکاری ملازم ہے۔ ۲۱ سال کا نوجوان، سارس کی سی ٹانگیں، لمبے اور اُلجھے بال، جن میں بھولے سے بھی کبھی تیل کی ایک بوند نہ گری ہو گی چہرے پر بس دو غیر معمولی آنکھیں ہی ہیں جن میں ہمیشہ شرم کے الاؤ جلتے رہتے ہیں۔ لڑکیوں کا سامنا ہوتے ہی اُس کے پسینے چھوٹ جاتے ہیں۔ کافی ذہین ہے۔ لیکن کسی نے آج تک پرکھا نہیں۔ کم گو ہونے کی وجہ سے اپنے باس کی نظر میں وہ نااہل ہے۔

پچھلے مہینے کی بات ہے۔

ایک نئی ٹائپسٹ مہ ناز اپوئنٹ ہوئی اور دفتر پر بہار بن کے چھا گئی۔ ہیڈ کلرک رام لال سے لیکر قادر بھنگی تک اُسے من ہی من میں چاہنے لگے۔ نزدیک رہنے کی کوششیں کرتے رہے، بات کرنے کے مواقع تلاش کرتے رہے، مہ ناز روز ایک شوخ ہرنی کی طرح چوکڑیاں بھرتی دفتر آتی اور ہر دل کو بے قراری بخش کے چلی جاتی۔!

ہیڈ کلرک کے کمرے میں وہ سلیم کے مقابل والے ٹیبل پر ٹائپ رائٹر سمیٹے بیٹھی تھی۔ جب ہی اچانک سلیم کی نظریں اس سے ٹکرائیں اور پھر کوئی اور شخص کی طرف [illegible]

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

کی ٹائپنگ سپیڈ سے بھی آگے بھاگتی۔ سوچوں کے ساتھ وہ بہت دُور نکل آتا۔ اس کے ساتھ گھومنے نکل جاتا، خوب جی بھر کے باتیں کرتا اور پھر لوٹتا۔ اور جب وہ سوچوں کے گہرے ساگر کی لہروں کی زد سے نکل کر کنارے پر پہنچتا تو ایک سرد آہ بھر کر دوبارہ فائیلوں میں کھو جاتا۔ ان کا ڈسپوزل کرنے لگ جاتا۔!

اس کے ہاتھوں آج تک سینکڑوں کیس پایۂ تکمیل تک پہنچے تھے۔ کئی پیچیدہ کیس سُلجھ چکے تھے۔ لیکن اپنی زندگی کا کیس جوں کا توں تھا۔ اس کا ڈسپوزل کیسے ہو وہ اُسے نہیں سوجھتا تھا۔ دل اور دماغ رائیں دے دے کر تھک چکے تھے۔ اس کیس کی کڑیاں مہ ناز ہی ملا سکتی تھی جس سے بات کرنا سلیم جیسے آدمی کے لئے مشکل تھا۔ دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر آخر اُس نے مجھے جنم دے ہی دیا۔ کیونکہ دل کے نزدیک کیس کے ڈسپوزل کا واحد راستہ یہی تھا۔

میری شکل و صورت مسخ کرنے میں اُس کے دماغ کا بڑا دخل رہا۔ اس کا دل مجھے نگینہ کی طرح تراشنا چاہتا تھا۔ اپنے سارے ارمان مجھ میں سمو دینا چاہتا تھا۔ لیکن دل اور دماغ کی سرد جنگ کی وجہ سے میرے عضو پوری طرح نشوونما بھی نہ پا سکے۔ میرا ناکارہ وجود سلیم کے ذہنی خلفشار کا عکاس بنا!

تین دنوں تک میں اُس کے میز کی دراز میں پڑا۔ اس کی نردنی پر ماتم کرتا رہا۔ ایک بار اس نے مہ ناز کی تصویر بھی مجھے اس کے نام لکھے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

کے نیچے رکھ بھی دیا لیکن پھر کچھ سوچ کر واپس اپنے میز کی دراز میں لاپٹک دیا۔
اُس روز بدقسمتی سے وہ رخصت پر تھا۔ ایک اور بابو نے اُس کا ٹیبل سنبھال کے اچانک مجھے اپنے قبضے میں کیا اور میں ایک غلط ہاتھ میں پڑنے کے پیمانہ سا ہوا۔ سینئر ہونے کے ناطے سلیم اُس کی راہ کا پتھر تھا۔ دفتر میں ایک ہی اپر کلرک کی جگہ خالی تھی جو ہر حالت میں سلیم کو ہی ملنا تھی۔ باقی جونیئر کلرک اُسے کسی طرح اپنے راستے سے ہٹانا چاہتے تھے۔ آج ان کی راہ کا پتھر خود بخود لڑھکتا ہوا نظر آ رہا تھا۔ سلیم کے کریکٹر رول پر لگنے والا سیاہ کا دھبہ مجھ پر قبضہ جمانے والے کو پروموشن دلا سکتا ہے۔ اُس نے مجھے حفاظت کے ساتھ اپنی جیب میں رکھ کر مستقبل کے تانے بانے ملانے کی پہل کی۔!

دوسرے روز دفتر میں عجیب سی کھسر پھسر ہو رہی تھی۔ سارے بابو اپر کلرک کے کمرے میں کسی معاملے پر تبصرہ کر رہے تھے۔ ہنسی کے فوارے چھوٹ رہے تھے۔ سلیم اور مہ ناز کی کرسیاں خالی پڑی تھیں۔ سلیم آج پھر نصف یوم کی رخصت پر تھا۔ اور مہ ناز باس کے کمرے میں۔ سلیم جب ایک بجے کے قریب دفتر پہنچا تو سارے بابوؤں کو اپنے کمرے میں کھسر پھسر کرتے دیکھ کر حیران ہوا۔ اُسے آتا دیکھ کر سبھوں کو جیسے سانپ سونگھ گیا اور وہ دھیرے دھیرے کھسکنے لگے۔ ابھی وہ اپنی کرسی پر ٹھیک طرح سے بیٹھا بھی نہ تھا کہ چپراسی نے باس کا حکم سنا دیا۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

"صاحب آپ کو یاد کر رہے ہیں۔!"

"اچھا۔۔۔ ابھی آیا۔!" غیر ارادی طور پر اس وقت اس کی نظریں مہ ناز کے ٹائپ رائیٹر کی طرف اٹھ گئیں۔ اسے ساکت پا کر وہ بیقرار ہوا تھا۔ ایک عجیب سی اداسی نے اس کے چہرے پر پڑاؤ ڈالا۔!

باس کے کمرے میں داخل ہوتے ہی اس کے دل میں کئی وسوسے جنم لینے لگے۔ مہ ناز باس کے ٹیبل کے سامنے سر جھکائے پاؤں کے انگوٹھے سے فرش کو رگید رہی تھی اور باس کا منہ غصے سے تمتما رہا تھا۔

"یہ کیا حرکت ہے۔!" سلیم کو دیکھتے ہی وہ سانپ کی طرح پھنکارا مجھے باس کے ہاتھ میں دیکھتے ہی وہ سارا معاملہ بھانپ گیا۔ اس نے ملتجانہ نظریں اس کے چہرے سے ہٹا دیں۔ جن میں رحم کی درخواست کے سوا کچھ بھی نہ تھا۔

"میں پوچھتا ہوں۔ کیا یہ فلم اسٹوڈیو ہے۔؟" وہ دوبارہ گرجا۔

"جی معافی۔۔۔۔!" سلیم کی زبان پر الفاظ لڑکھڑا رہے تھے۔

"نہیں۔۔۔ تمہیں اس کی سزا ضرور ملے گی۔" باس کا فیصلہ کن لہجہ ابھرا۔

"مس مہ ناز تم بھی سن لو۔ تم سے بھی کوئی ایسی غلطی سرزد نہ ہو، جس سے دفتر کی بدنامی ہو، اور جو آفس ڈیکورم کے سراسر منافی ہو۔!"

"جی۔" وہ بمشکل اتنا ہی کہہ سکی۔

"اب تم جا سکتے ہو۔ اور ہیڈ کلرک کو بھیجو۔!" باس نے تحکمانہ

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

انداز میں کہا اور سر دوبارہ میز پر ٹیک دیا۔)

مسٹر کے کے کیکر دل پر اندراج ہوا پانچ سال تک کے لئے اسکی ترقی روک دی گئی۔ دوسرے جونیئر کلرک کے نصیب جاگ اٹھے۔ اس حادثے کے بعد مہ ناز اس کمرے سے ہٹا لی گئی۔ باس نے اسے پرسنل اسسٹنٹ مقرر کیا اور اسے ایک الگ تھلگ کمرہ ملا۔

اس واقعہ کے کوئی پندرہ روز بعد ایک دن مہ ناز باس کے پاس کچھ کاغذات دستخط کرانے کی غرض سے لے گئی۔ وہ دستخط کرنے کے ساتھ ساتھ مہ ناز کے انگ انگ کا جائزہ اپنی بھوکی نظروں سے لیتا گیا۔ مہ ناز سر جھکائے ورق الٹتے جا رہی تھی۔ اس لئے اس نے باس کی بھوکی نظروں کو نہ دیکھا۔ اچانک ایک ورق الٹتے الٹتے اس کا ہاتھ باس کے کھردرے ہاتھ سے مس ہوا۔ باس کے سارے جسم میں بجلی سی دوڑ گئی۔ اس کے نتھنے پھول گئے اور اس پر ایک عجیب سی رقت طاری ہوئی۔ قلم اس کے ہاتھ سے کب کا چھوٹ چکا تھا۔ مہ ناز کی نازک کلائی کب سے اس کی گرفت میں تھی۔ جب اس کے ہونٹوں پر رقصاں شیطانی مسکراہٹ نے انگڑائی لی۔ آنکھوں میں خون تیرنے لگا۔ سانسیں بے قابو ہو گئیں۔ تب مہ ناز اس کے خبیثانہ ارادوں کو بھانپ گئی۔ اس کی آنکھوں کی شیطانی چمک کی، اور زیادہ تاب نہ لا کر اس نے ہاتھ چھڑانے کی کوشش کی۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

"کیوں سر، ہم کیا جان نہیں۔" باس کا چہرہ بڑا ہی بھونڈا تھا۔
"لیکن سر۔ ایسی حرکتیں آفس ڈیکورم کے خلاف ہوتی ہیں۔"
سرتاز نے اسے اپنے ہی تیر سے شکار کرنا چاہا۔ لیکن اس وقت اس
پر ابلیس سوار تھا۔ اس کی گرفت ڈھیلی پڑ جانے کے بجائے مضبوط ہوتی گئی
"ویسے حکم ہمیشہ ماتحتوں کے لئے ہوتے ہیں۔ تمہارے ہمارے لئے
نہیں۔ اور پھر میں نے یہ تھوڑا ہی کہا تھا کہ اس معاملے میں بالکل ہی کمیونسٹ
ہو جاؤ۔" باس نے ایک معنی خیز مسکراہٹ لبوں پر بکھیرتے ہوئے کہا۔
سرتاز اب بھی اپنے آپ کو چھڑانے کے لئے ہاتھ پاؤں مار رہا تھا۔ باس نے
اسے اپنی باہوں کے حلقے میں بری طرح جکڑ لیا تھا۔ اس کے آگے کا منظر دیکھنے
کی تاب مجھ میں نہ تھی۔ میں نے فائلوں میں اپنا منہ چھپانے کی ناکام کوشش
کی۔ کیونکہ میں ان کی عظمت دیکھنے کی سکت کھو چکا تھا۔ خاص کر ایسے
انسانوں کی جو تن ڈھانپنے بھی یہاں الف ننگے لگتے ہیں، بالکل کمیونسٹ!!!

جولائی ۱۹۷۱ء

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

دھول کے زخم

"نرس ۔!

رجب بشیخ کے ڈوبتے ابھرتے تنفس کو دیکھ کر میں گھبراہٹ کے عالم میں تقریباً چیخ پڑا [illegible] کی نبض ڈوب رہی تھی [illegible] برف کی سل کی مانند سرد ہو چکا تھا۔ مجھے یوں لگا [illegible] جیسے وہ اپنی زندگی کی آخری سانسیں گن رہا ہو۔

میری آواز سن کر ایک نرس دوڑی ہوئی آئی۔ اس کی نبض ٹٹول کر اُلٹے پاؤں ہاؤس سرجن کے کمرے کی جانب لپکی۔ میں بڑی بے چینی کے عالم میں اُس کے بیڈ کے گرد چکر کاٹتا رہا۔ کبھی اُس کے چہرے کی طرف نگاہ اٹھتی اور کبھی وارڈ کے کھلے دروازے کی طرف ۔!

ڈاکٹر کے آنے میں دیر لگی، اُس نے نرس کو کوئی انجکشن لانے کو کہا اور خود انہیں [illegible] لگا۔ رجب کے سانسوں کے ٹوٹتے ہوئے تسلسل کو دیکھ کر اُس کے چہرے پر ناامیدی کی لکیریں واضح طور پر ابھر آئیں

"ڈاکٹر کیا یہ بچ جائے گا ۔؟"

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

"حوصلہ رکھو۔! اس نے میرا شانہ تھپتھپاتے ہوئے کہا۔
"لیکن ڈاکٹر۔۔۔؟"

"DON'T BE SILLY MR AJAZ."

اس نے ہمدردی بھرے لہجے میں کہا۔ اسے کسی طریقے سے بچاؤ۔ پلیز ڈاکٹر"
"سوری مسٹر اعجاز۔ ہم سے جو کچھ بھی ہو سکتا تھا، ہم نے کیا۔ آگے خدا...
چند ہی لمحے کشمکش کے اور بس ۔!
موت زندگی پر غالب آگئی اور زندگی کے آئینے نے اپنی چمک کھو دی۔
رہبر شیخ مر گیا۔!
زندگی مر گئی ۔!!
ہسپتال کے لال کمبل نے اس کے گرد سے اٹے ہوئے چہرے کو ڈھک لیا
۔ نہیں نہیں۔ چہرے کو نہیں بلکہ ان آرزوں کو ڈھانپ لیا جو دھول کے
زوروں میں پنہاں تھیں۔!

رجا اور میں لگی ڈنڈے کے ساتھی تھے۔
یہ کوئی تیس برس اُدھر کی بات تھی۔ ناک سے بہتا ہوا کالا رقیق بال
پیروں پر میل کی دبیز تہیں، پھٹے پرانے کپڑے اور چہرے پر تپیدگی کے سے
سائے۔ وہ تھا تیس سال پہلے کا رجا۔ وہ جس جھونپڑی میں رہتا تھا وہ ہماری
کوٹھی کے سامنے تھی۔ اُن دنوں میرے ابا اُسے دیکھتے ہی ناک بھوں چڑھا لیتے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

ہی دیکھتے اچانک لڑکی کا پاؤں پھسل گیا اور وہ پٹڑی پر بیٹھے ہوئے ایک بھنگی پر جا گری

"یو ڈرٹی ڈاگ" (YOU DIRTY DOG)"۔ اس پر برس پڑی۔

"لیکن میم صاحب۔" وہ معصومیت سے بول پڑا۔

"چپ سور۔ شرم نہیں آتی۔" وہ دھاڑی، پھر اپنے ساتھی کی طرف مڑ کے بولی۔ "ڈارلنگ ذرا اس پولیس والے کو بلانا۔" میں ایسی ایسے "پچھتاؤ" میں تب تک تماشائی بنا سب کچھ دیکھ رہا تھا۔ لیکن جب اس نے اسے پولیس کے حوالے کرنے کی دھمکی دی تو مجھ سے رہا نہ گیا۔

دیکھئے میڈم۔ قصور اس کا نہیں آپ کا ہے۔ آپ اس سے معافی مانگیں" میں نے اس بھنگی کی طرف اشارہ کیا تھا، جو زانوں میں سر دئے [illegible]

"میں معافی مانگوں۔ اس گندی نالے کے کیڑے سے۔ کیوں [illegible] کیا یہ آپ کا کوئی سگے والا ہے۔" وہ طنزیہ انداز میں بول پڑی۔

"کیا یہ انسان نہیں۔" میری آنکھوں میں خون اتر آیا تھا۔ "گندی نالی میں رینگنے والے کیڑے تو آپ ہیں یہ نہیں۔!"

"کیا آپ کی وادی میں سیاحوں کے ساتھ یہی سلوک کیا جاتا ہے۔؟" اس نے اصل معاملے کا رُخ موڑتے ہوئے کہا۔

"سیاح تو ہمارے مہمان ہیں۔ لیکن آپ جیسے نہیں جو گھر کے افراد کو بھی نفرت کی نگاہ سے دیکھیں۔"

مجھے اس لڑکی سے اُلجھتے دیکھ کر بھنگی نے سسکیاں بھرنی بند کر دی اور

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

پھٹی نگاہوں سے مجھے دیکھنا شروع کر دیا۔ اُس کے چہرے کو غور سے دیکھتے ہی میں بھونچکا رہ گیا۔ میرے ذہن کے نہاں خانوں سے ایک دھندلی تصویر اُبھرنے لگی اور میں بے ساختہ چیخ پڑا۔

"یار رجب تم ۔!" وہ بُت بنا میری طرف دیکھتا رہا ۔!

"پہچانا نہیں ۔ میں اعجاز ہوں ۔ اعجاز ۔" میں دوبارہ چیخ پڑا تھا۔

"ہونہہ ۔ ڈرٹی کشمیریز" ۔ اس لڑکی نے ہماری طرف ایک نفرت بھری نگاہ پھینک کر اپنے ساتھی کو گھسیٹتے ہوئے کہا۔

میں اُس لڑکی کو ضرور اُلجھائے رکھتا، اگر مجھے رجیا کے ملنے کی خوشی نہ ہوتی ہم کئی سال بعد ملے تھے۔ ہماری پرانی کوٹھی کی جگہ نئی کالونی میں ایک شاندار کوٹھی نے لی تھی۔ رجیا بھی اپنی وہ پرانی جھونپڑی چھوڑ کر کہیں اور چلا گیا تھا۔ صرف اتنا معلوم ہو سکا تھا کہ اُس نے شادی کی اور سسرال جا کے رہنے لگا تھا۔ اُس کا سسرال کہاں تھا یہ کسی کو خبر نہ تھی۔ اُس کے اچانک مل جانے سے میری ذہن پر وہ کئی سال پہلے کا رجیا اُبھرنے لگا۔

"یار رجب ۔ تم تو کافی بدل گئے ہو ۔"

"آپ بھی تو بدل گئے ہیں، اعجاز صاحب ۔"

"یہ اعجاز صاحب کیا ہوا ۔ ابے تم تو میرے بچپن کے ساتھی ہو ۔" ہاں سنا تھا تمہاری شادی ہوئی کوئی بچہ ۔۔۔۔ ۔"

"بچہ ۔؟" وہ زیر لب بڑبڑایا، اُس کے زخموں کو کریدسی لگ گئی اور

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا۔

"کیا ہوا۔ تم کیوں رو دیئے۔"

"کچھ نہیں۔ وہ اپنے آنسو میلی قمیض سے صاف کرنے لگا۔

"آؤ میرے ساتھ۔"

"کہاں۔"؟

"آؤ تو سہی۔ تم سے بہت باتیں کرنی ہیں، چلو کے کہیں بیٹھتے ہیں۔"

"نہیں، اعجاز صاحب۔"

"چلو۔ ضد نہ کرو۔" میں نے اُسے زبردستی گھسیٹتے ہوئے کہا۔ وہ چار و ناچار میرے پیچھے چلنے لگا اور میں اُسے ایک متوسط درجے کے چائے خانے کی طرف لے گیا۔

"اب سناؤ۔ اتنے سال کہاں رہے۔" میں نے اُسے اپنے مقابل بٹھاتے ہوئے کہا۔

"اتنے سال۔" وہ ہرگز ہنسی کی آواز نہ تھی بلکہ ماضی کے دھندلکوں میں ڈوبے ہوئے ایک ایسے انسان کی مُردہ آواز، جسے دُکھ نے نڈھال کر دیا ہو، جیسے بہت دُور سے کوئی نحیف آواز اُبھر رہی تھی۔

"اتنے سال مجھ پہ پہاڑوں کی طرح ٹوٹ پڑے ہیں۔ میری شادی ہی دراصل میری مصیبتوں کی ابتدا تھی۔ شادی کے کئی روز بعد ہی مجھ پہ یہ راز کھلا کہ منقل ایک ناجائز بچے کی ماں بننے والی ہے۔ میں اندر ہی اندر سلگتا رہا۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

اُف تک نہ کی۔ کیونکہ تیر کمان سے چل چکا تھا۔ تقریباً چھ ماہ بعد اُس نے ایک مُردہ بچے کو جنم دیا اور وہ مجھ سے کبھی کبھی رہنے لگی۔ دو سال کے اَن بنے ماحول میں ہی ہماری ایک لڑکی ہوئی۔ لیکن مغلی میرے قریب آنے کی بجائے مجھ سے دُور ہوتی گئی اور آخر ایک دن ہسپتال جانے کے بہانے گھر سے جو نکلی تو دوبارہ پلٹ کر نہ آئی، میں نے اُسے ہر جگہ تلاش کیا۔ شیر خوار بچی ماں کی ممتا کو ترس گئی، میری بوڑھی ماں نے اُسے پالا۔ اب وہ بھگ گیارہ سال کی ہو گئے ہیں۔ میں اُس بچی، دن اور بوڑھی ماں کے ساتھ جہانگالو کی ایک چھوٹی سی میں رہتا ہوں۔"

رئیب شیخ نے اپنی زندگی کے اُس المناک باب پر سے پردہ سرکایا تھا جس سے میں قطعی نا آشنا تھا۔ ایک سرد آہ بھر کر اُس نے دوبارہ کہنا شروع کیا۔ "میں نے اپنی بپتا تو سنائی۔ لیکن آپ۔ آپ نے اپنے متعلق کچھ نہیں بتایا۔ آپ آج کل کیا کر رہے ہیں۔؟"

"میں۔ میں بھی تمہارا ہی جیسا کام کرنے کی کوشش کرتا ہوں، ویسے پڑھائی مکمل کر لی ہے۔"

"تیرا ہی جیسا کام۔ میں کچھ سمجھا نہیں۔"

"ہاں بھئی۔ صفائی کا کام۔ فرق صرف اتنا ہے کہ تمہارے ہاتھ میں جھاڑو ہے اور میرے ہاتھ میں قلم۔ میں ایک ادیب ہوں۔ اُدیب کا مطلب سمجھتے ہو نا۔؟"

"لیکن آپ کا یہ صفائی کا کام۔" اس نے حیرت سے پوچھا تھا

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

"اس میں حیرانگی کی کونسی بات ہے۔ جیسے تم جھاڑو سے گندگی صاف کرتے ہو، بالکل اسی طرح میں بھی قلم سے سماج کی گندگی دُور کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔"
میں اُسے سمجھانے لگا تھا۔

پھر ایک روز وہ مجھے لال چوک میں ملا۔ چہرہ اندر کو دھنسا ہوا، زرد سی رنگت۔ مجھے اُس کی صورت پہچاننے میں وقت سی محسوس ہوئی۔

"ارے رجب۔ یہ کیا حالت بنا رکھی ہے۔ بیمار ہو گیا۔؟"

"ہاں،۔" وہ بُری طرح کھانسنے لگا تھا۔ "آج ہی ہسپتال گیا تھا۔ کل ایکسرے کے لئے دوبارہ جانا ہے۔۔"

"ایکسرے۔" میں نے مضطرب ہو کر پوچھا تھا۔ "یہ کھانسی تمہیں کب سے ہے؟"

"یہی کوئی تین سال سے۔ لیکن ادھر کوئی مہینے بھر سے سینے میں ایک عجیب سا درد اُٹھ رہا ہے۔"

اس کے دوسرے روز جب مجھے اس کی ایکسرے رپورٹ ڈاکٹر کی زبانی معلوم ہوئی تو میرے دماغ کو ایک جھٹکا سا لگا۔ اُس کے پھیپھڑے بالکل ناکارہ ہو چکے تھے جو کسی بھی وقت کام کرنا چھوڑ سکتے تھے۔

رجب کو اُسی روز ہسپتال میں ایڈمیٹ کیا گیا اور صرف ۲۴ گھنٹوں کے اندر اُس کے پھیپھڑوں نے کام کرنا چھوڑ دیا تھا۔

رجب شیخ مر چکا تھا۔!

زندگی مر چکی تھی۔!!

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

اور اُسی ہسپتال کے لال کمبل نے اُس کے گرد سے اَٹے ہوئے چہرے کو ڈھک لیا تھا۔!!!

رجب شیخ کو مرے ہوئے ایک سال ہوا تھا۔ ریگل چوک سے گذرتے ہوئے ایک بھنگن کو دیکھ کر اچانک مجھے خیال آیا تھا۔ ہوا یوں تھا کہ ایک سیاح لڑکی بھنگن پر بُری طرح برس رہی تھی، اُس نے غلطی سے کیچڑ اُس کے کپڑوں پر اُچھال دیا تھا۔ بھنگن گڑگڑا کر اُس سے معافی مانگ رہی تھی اور وہ لڑکی نفرت بھری نگاہوں سے کبھی اُس کی طرف دیکھتی اور کبھی بڑھتی ہوئی بھیڑ کو۔"

میں نے جو غور سے بھنگن کو دیکھا تو مارے حیرت و حسرت کے میری آنکھیں کھُلی کی کھُلی رہ گئیں۔

وہ بھنگن ۔ رجیا کی بیٹی زہرہ تھی ۔ !

میری آنکھوں سے آنسوؤں کا سیلاب اُمڈ آیا اور میں رومال آنکھوں پر رکھ کر قریب کے ایک چائے خانے میں گھس گیا۔!"

رُوبی پبلی کیشنز کا دوسرا کارنامہ

"پاکیزہ"

جو ابتدائی دور میں ہی اپنا منفرد مقام حاصل کر چکا، فلمی دُنیا کا پوسٹ مارٹم،
نظر فریب ٹائیٹل، دلچسپ افسانے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

آندھی، طوفان بن گئی

م، م صدیقی کی کہانیاں تو پڑھی تھیں، لیکن ان کی ذات سے متعارف نہ ہوا تھا پھر کبھی کبھی سوچتا۔ کاش! صدیقی سے ملاقات ہو جائے۔ اور میں کہوں ان سے۔ اے میرے بھائی گردش ایام کو پیچھے کر کے ذرا اپنی کہانیوں کا ایک ہجوم سا بنا دے، ایسا کہ جو جدید ادب کا ایک پرچم لہرا دے۔

اور یہ اتفاق ہی سمجھیے کہ م، م صدیقی ایک آندھی کی طرح ملا۔ متعارف ہوا۔ اور خود ہی بول اٹھا۔ کہانیوں کا سیشن کرنے لگا ہوں۔ اور میں نے سمجھا آندھی طوفان بن جائے گی۔

اور۔ مسرت آمیز بات یہ ہے کہ م، م صدیقی اور محترمہ رضیہ تبسم کے تخیل کی اڑان مجھے ایک "احساس کا گھاؤ" دے کر چلی گئی۔

یہ "احساس کا گھاؤ"۔ درحقیقت انسانی مجید دلیل اور مقہور دل کا ایک سنگم ہے جدیدیت کے نام پر۔ کہ جس میں۔ میرے جذبات و احساسات کا ایک "گھاؤ" رقص پذیر ہے۔

راج ٹھاکور

پرنس ہوٹل۔ پریڈ گراؤنڈ۔ بمبئی

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

بیٹھی مٹھیاں کھول گئیں۔ کچلے، مسلے شگوفے بھلی
گھاس پر بکھر گئے۔ روحی حسرت بھری نگاہوں سے
اُن کچلے مسلے شگوفوں کو دیکھنے لگی۔
وہ لڑکیوں کے جھرمٹ سے دور نکل آئی اور قدم
پاگل خانے کی اُن آہنی سلاخوں والی کھڑکیوں کے
قریب جا رکے۔ کچھ سنجیدہ چہرے۔ کچھ رونی
صورتیں اور کچھ کھوکھلی مسکراہٹیں۔
وہ قدم آگے بڑھاتی گئی۔ لیکن آخری کھڑکی کے پاس
اُسکے قدم جم گئے۔ اگر اُسنے آہنی سلاخوں کا سہارا
نہ لیا ہوتا تو دھڑام سے گر گئی ہوتی۔
..... کانپتے ہونٹوں سے صرف ایک ادھورا لفظ
ادا ہوسکا—"سا.....!!"

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri